بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 48　　وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ　　شمارہ 35

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

20 جمادی الاول 1420 ہجری 2 تبوک 1378 ہش 2 ستمبر 1999ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضور انور کی صحت کے متعلق بذریعہ فیکس درج ذیل اطلاع دی ہے۔

"غیر معمولی مصروفیات کے نتیجہ میں تھکان اور Exertion کی وجہ سے حضور انور چند روز آرام فرما رہے ہیں اور اس دوران نمازوں کی امامت کیلئے مسجد تشریف نہیں لا رہے۔ احباب جماعت حضور کی صحت و عافیت کیلئے دعائیں جاری رکھیں تاکہ عظیم الشان کامیابیوں کے ساتھ مقاصدِ عالیہ کی تکمیل ہو"۔ (اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمره وامره)

آج ساری دنیا سے آنے والے گواہ ہیں کہ خدا کی قسم جماعت احمدیہ کی سچائی سب دنیا پر روشن ہو چکی ہے

آج تک کسی مذہبی جماعت کو یہ توفیق عطا نہیں ہوئی کہ ایک سال میں ایک کروڑ سے زائد بندگانِ خدا کے دل خدا کے قدموں میں پیش کر سکے

آپ دیکھیں گے کہ دن بدن جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۹ء کے الہامات کا تذکرہ۔ ان الہامات کا ۱۹۹۹ء سے گہرا تعلق ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ برطانیہ سے افتتاحی خطاب کا خلاصہ

اسلام آباد۔ ٹلفورڈ (۳۰ جولائی): آج جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ قریباً ساڑھے تین بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ کی مین مارکی سے باہر لوائے احمدیت لہرایا اور امیر صاحب برطانیہ مکرم افتخار احمد صاحب ایاز نے برطانیہ کا قومی جھنڈا لہرایا۔ اس جگہ دنیا کے ان مختلف ممالک کے جھنڈے بھی لہرا رہے تھے جن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ پرچم کشائی کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی۔ پھر حضور ایدہ اللہ جلسہ گاہ کی مردانہ مارکی میں تشریف لے گئے اور سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی اور پھر ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم عبد المنعم ناصر صاحب آف ناروے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کے چند منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ حضور ایدہ اللہ کے خطاب سے قبل آئیوری کوسٹ کے وزیر مذہبی امور آنریبل لیون کونا کوفی (Hon.Leon Konan Koffi) نے صدر مملکت آئیوری کوسٹ ہز ایکسی لینسی ہنری کونان بیڈی (Henry Konan Bedi) کا جلسہ کے لئے پیغام فرنچ زبان میں پڑھ کر سنایا جس کا اردو ترجمہ مکرم عبد الرشید صاحب انور مبلغ انچارج آئیوری کوسٹ نے پیش کیا۔ (اس پیغام کا خلاصہ اسی اخبار میں الگ شائع کیا جا رہا ہے)۔ بعد ازاں قریباً چار بجکر بارہ منٹ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب شروع ہوا۔ ذیل میں خطاب کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کر رہا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اپنے افتتاحی خطاب سے پہلے میں نے جس سورۃ کو دہرایا ہے یہ قرآن کریم کا افتتاح ہے یعنی سورۃ فاتحہ اور اس میں سارے قرآن کریم کے مضامین کا خلاصہ موجود ہے۔ اس پر جتنا بھی غور کریں اتنا ہی کم ہے اور اس کی گہرائی میں جتنا بھی اترنے کی کوشش کریں اس کی اتھاہ کو کوئی نہیں پا سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت سب سے پہلے میں حاضری کا جائزہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ابھی ابھی امیر صاحب نے اعداد و شمار کا خلاصہ پیش کیا ہے جس کے مطابق گزشتہ سال کے آخری دن کی حاضری سے آج پہلے اجلاس کی حاضری زیادہ ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ گزشتہ سال آخری دن کی حاضری سترہ ہزار پانچ سو (۱۷۵۰۰) تھی۔ امسال پہلے دن کی حاضری اٹھارہ ہزار پانچ سو (۱۸۵۰۰) ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ حضور نے فرمایا کہ اس حاضری میں اضافہ کی بڑی وجہ تو یہی ہے کہ غلطی سے لوگوں نے اس سال کو اس صدی کا آخری سال سمجھ رکھا تھا اور ہر ایک نے دوڑ لگائی ہوئی تھی کہ ہم پہلے پہنچیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ۱۹۹۹ء صدی کا آخری سال نہیں بلکہ جو اس کے بعد آئے گا اس صدی کا وہ آخری سال ہوگا اور ۲۰۰۱ء سے نئی صدی کا آغاز ہوگا۔

اس ضمنی بات کے بعد حضور نے فرمایا کہ اب میں آپ کے سامنے چند ایسے امور رکھتا ہوں جن کا جماعت احمدیہ کی تاریخ سے اس قدر گہرا تعلق ہے کہ ان کو سنگ میل قرار دیا جا سکتا ہے۔ خدا ہماری ان فتوحات کی راہوں کو اور زیادہ وسیع فرما دے اور جماعت احمدیہ کو فتح پر فتح کا نظارہ دکھاتا چلا جائے۔ ایک ہی سال میں ایک کروڑ سے زائد احمدی ہونے کی اطلاع ہمیں مل چکی ہے اور یہ بھی اس صدی کا خاص سنگ میل ہے۔ آج تک دنیا میں کسی مذہب کو یہ توفیق عطا نہیں ہوئی کہ ایک سال میں ایک کروڑ سے زائد بندگان خدا کے دل خدا کے قدموں میں پیش کر سکے اور ساری دنیا میں بے انتہا عیسائی ترقی کے باوجود کوئی دنیا کا عیسائی ملک یہ دعویٰ بھی نہیں کر سکتا کہ اس ایک سال میں ایک کروڑ کے لگ بھگ نئی روحیں عطا ہوئی ہیں۔ لیکن ابھی اطلاعیں آ رہی ہیں اس لئے آخری اعداد و شمار انشاء اللہ حسب موقع بیان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ النصر میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ. اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔ کہ جب بھی تم دیکھو گے کہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے ہونگے تو یہ ایک ایسا منظر ہے جو دنیا کی فتوحات میں کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ فوجیں جوق در جوق اور دستہ بدستہ غیر ملکوں کی زمین میں داخل ہوا کرتی ہیں۔ یہاں الٹ منظر ہے۔ فوج در فوج لوگ اسلام کی سرزمین میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس موقعہ پر نصیحت یہ ہے کہ اس وقت اپنے غرور اور تکبر اور نفسانی بت کو توڑ دو اور خدا کے حضور جھک جاؤ اور اسی سے دعا مانگو، اسی سے استغفار کرو، اسی کی حمد بلند کرو۔ پس آج کا جلسہ اس پہلو سے بھی خاص سورۃ النصر کا جلسہ ثابت ہوگا جو انشاء اللہ رفتہ رفتہ کھلتا چلا جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اس ضمن میں ایک ایسی بات کا میں ذکر کرنے لگا ہوں جو براہ راست تو اس جلسے سے تعلق نہیں رکھتی مگر مجبوراً مجھے اس کا ذکر کرنا پڑ رہا ہے۔ بات یہ

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

بیعت تخمریزی ہے اعمال صالحہ کی

بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی کرنی ضروری ہے۔
پس تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو

خلاصہ خطبہ جمعہ ۶/ اگست ۱۹۹۹ء

لندن (۶/ اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفتح کی

(باقی صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

سالانہ اجتماع
مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین نے امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے ستمبر کی ۲۶/ ۲۷ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اراکین مجالس نوٹ فرمالیں اور اس بابرکت اجتماع میں بکثرت شریک ہوں۔

اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔

[صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان]

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

مرکز میں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات

انشاء اللہ العزیز مرکز احمدیت قادیان میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ذیلی تنظیموں کے سالانہ ملکی اجتماعات درج ذیل تفصیل سے شروع ہونے والے ہیں۔ مجلس انصار اللہ بھارت کا ۲۲واں سالانہ اجتماع ۲۶۔۲۷ ستمبر ۹۹ء۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۳۰واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۲۱واں سالانہ اجتماع ۲۸۔۲۹و۳۰ ستمبر ۹۹۔ لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کا صوبائی اجتماع ۲۸۔۲۹۔۳۰ ستمبر ۹۹ء کو منعقد ہو گا۔

اس کے لئے سارا سال خدام اطفال انصار لجنات اور ناصرات بھرپور کوشش کرتی رہی ہیں اس موقعہ پر ہر تنظیم اپنی ملکی تنظیموں کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ بھی لے گی۔ جن مجالس نے اپنے لائحہ عمل کے مطابق سال بھر محنت کی اور دوسروں سے آگے بڑھنے کیلئے کوشش کیں اور دعاؤں سے کام لیا اور نمایاں پوزیشن حاصل کریں گی۔ وہ مبارک باد کی مستحق ہیں۔ اس لحاظ سے بحیثیت مجموعی ہمارا قدم پہلے سے یقیناً آگے بڑھ جائے گا۔ اجتماع میں مقررہ پروگراموں کے مطابق علمی و ورزشی اور ذہنی مقابلے بھی ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان دنوں میں اجتماعی رنگ میں عبادات دعاؤں ذکر الٰہی اور نوافل کا موقعہ بھی ملے گا۔ جس سے یہ ایام نور علی نور ہو جائیں گے۔ ملکی سالانہ اجتماعات سے قبل مجالس اپنے ہاں مقامی اور صوبائی سالانہ اجتماعات بھی منعقد کرتی ہیں اسی طرح ہر مجلس میں دینی امتحان لیا جاتا ہے جس میں ہر سہ مجالس کے ممبران بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں جس سے ممبران کے علمی اور تربیتی معیار میں اضافہ ہوتا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ سال بہ سال اس پہلو میں بھی ترقی ہو رہی ہے۔ مرکز قادیان آنے سے بہت سی علمی و روحانی برکات حاصل ہوتی ہیں ان مقامات مقدسہ کی زیارت ہو جاتی ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی کے مقدس لمحات گذارے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شعائر اللہ قرار دیا اس کے ساتھ ہی مختلف مقابلوں میں حصہ لینے سے مسابقت کی روح بیدار ہوتی ہے اور ایک نیا عزم اور ہمت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر تنظیم کے افراد کو اپنے اپنے دائرہ کار میں مختلف علمی انتظامی اور جسمانی صلاحیتوں کے استعمال کا موقعہ ملتا ہے اور مخفی جوہر بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

ہمارے ان دینی اجتماعات کا مقصد لہو و لعب اور صرف ایک میلا لگا کر چلے جانا نہیں ہے بلکہ باقاعدہ ایک سکیم کے مطابق اپنی سابقہ کارکردگیوں کا جائزہ لینا اور آئندہ کیلئے ٹھوس اقدام کرنا ہے مجلس شوریٰ میں مالی تربیتی تبلیغی تعلیمی پر مشتمل امور کے متعلق غور و خوض ہوتا ہے۔ منتخب ممبران اپنی قیمتی تجاویز پیش کرتے ہیں اور آئندہ کیلئے ہمارے کاموں میں بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایک بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہاں آنے سے جہاں اپنی اصلاح ہوتی ہے وہاں مرکز سے ایک ذاتی تعلق بھی پیدا ہو جاتا ہے جو روحانی نشوونما کیلئے کھاد کا کام دیتا ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ سے نومبائعین کی تعلیم و تربیت کی بھی بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہو رہی ہیں اور یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہر مجلس یہ کوشش کرے کہ زیادہ سے زیادہ اپنے نمائندگان اجتماع میں شرکت کی غرض سے بھیجے۔ ان اجتماعات میں شرکت کرنے کیلئے دور دور سے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کر کے محض خوشنودیٔ خدا حاصل کرنے کیلئے احباب تشریف لاتے ہیں پس چاہیئے کہ ان بابرکت اور قیمتی ایام کے پروگرام اس رنگ میں ترتیب دیئے جائیں کہ ایک لمحہ بھی رائیگاں نہ جانے پائے اور دینی و روحانی ماحول میں اپنی کمزوریاں دور کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ ان اجتماعات کی برکات سے استفادہ کیا جاسکے یہ امر نہایت خوشکن ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے اس اجتماع میں شرکت کرنے اور حصہ لینے کیلئے نومبائعین بھی کثرت سے تشریف لا رہے ہیں اور باقاعدہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیکر انعام بھی حاصل کرتے ہیں اور اجتماع میں شرکت کے بعد ان میں نئی روح اور عزم و ولولہ پیدا ہوتا ہے اس طرح بھی ہمارے سالانہ اجتماعات تربیتی لحاظ سے نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

پس اب جبکہ مرکز سلسلہ میں منعقد ہونے والے ہمارے ان سالانہ اجتماعات میں بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ انصار بزرگان اور خدام بھائی اپنے دنیوی کاموں کا حرج کر کے بھی مال اور وقت کی قربانی کرتے ہوئے جس طرح بھی ممکن ہو ان بابرکت روحانی اجتماعات میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں گے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مجالس کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میرا مقصد ان جماعتوں (ذیلی تنظیموں۔ ناقل) کے قیام سے ہر فرد کے اندر ایک بیداری پیدا کرنا تھا۔ مگر یہ بیداری ابھی تک پیدا نہیں ہوئی خدام میں ایک حد تک بیداری کا رنگ پایا جاتا ہے مگر وہ رنگ بھی تھوڑا ہے یہ دونوں یعنی خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ مل کر جماعت میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی وقت ہمارا نظام سو جائے تو یہ لوگ اس کی بیداری کا باعث بنیں گے اور اگر یہ خود سو جائیں تو نظام ان کو بیدار کرتا رہے گا"۔

(الفضل ۱۷؍نومبر ۱۹۴۳)

اللہ کرے کہ ہمارے یہ اجتماعات ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ثابت ہوں۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں کے اثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بانیٔ مجلس خدام الاحمدیہ فرماتے ہیں۔

"مجالس خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے کام کے اثرات صرف موجودہ زمانہ کے لوگوں تک ہی محدود نہیں رہیں گے بلکہ اگر وہ اسی خوش دلی اور اخلاص کے ساتھ کام جاری رکھیں گے تو آئندہ نسلوں تک ان کے نیک اثرات جائیں گے اور جس طرح آج صحابہ کا ذکر آنے پر بے اختیار رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا فقرہ زبان سے نکل جاتا ہے اسی طرح ان کا نام لیکر آئندہ آنے والی نسلوں کا دل خوشی سے بھر جائے گا اور وہ انکی ترقی مدارج کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ جس کام کو شروع کریں اسے استقلال سے کرتے چلے جائیں جو شخص بھی اس جدوجہد میں کھڑا ہو گا وہ گر جائے گا اور سلامت وہی رہے گا جو اپنے قدم کی تیزی میں کمی نہیں آنے دے گا۔ مجلس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ لوگ زیادہ سے زیادہ اس فوج میں داخل ہوں گے اور اپنی عملی جدوجہد سے ثابت کر دیں گے کہ انہوں نے اپنے فرض کو سمجھا ہوا ہے"۔ (الفضل ۲۴؍نومبر ۱۹۳۸ء)

جلسہ سالانہ قادیان

احباب جماعتہائے عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر ۱۰۸ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۳۔۱۴۔۱۵ نومبر (ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب

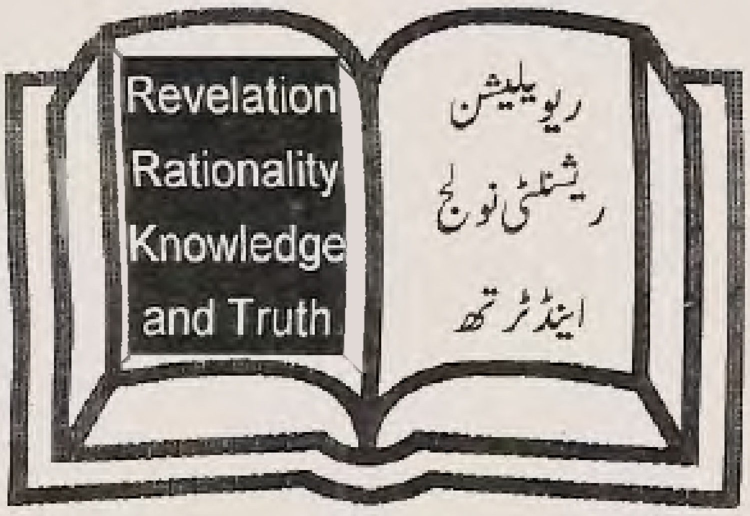

بہترین ٹائیٹل اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔ (صفحات 756)

...... ملنے کا پتہ ......

نظارت نشر واشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)

ٹیلی فون نمبر: 01872-70749 فیکس: 01872-70105

اگر توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خطبہ جمعہ

متفرق شہداء احمدیت کی شہادتوں کا دلگداز تذکرہ

دنیا میں جتنی ترقیات احمدیت کو نصیب ہو رہی ہیں انہی شہداء کے خون کے قطرے رنگ لا رہے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲/ جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۲/ وفا ۱۳۷۸ء ہجری شمسی

بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْابِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. وَلَا تَقُوْلُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾۔(سورۃ البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۵)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ شہداء کے ذکر کے تسلسل میں پہلے چند خلافت ثالثہ کے شہداء کا ذکر کیا جائے گا جو پہلے ہونے سے رہ گیا تھا بعد میں خلافت رابعہ کے شہداء کا ذکر شروع کر دیا جائے گا۔

ملک محمد انور صاحب ابن ملک محمد شفیع صاحب تاریخ شہادت ۲۲/ اگست ۱۹۷۸ء۔ آپ ۱۹۴۵ء میں قادیان میں مکرم محمد شفیع صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ کے دادا محترم ملک محمد بوٹا صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء میں سے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد آپ کے والد صاحب تلاشِ معاش کے سلسلہ میں مختلف جگہوں پر کام کرتے رہے۔ شہادت کے وقت آپ اور آپ کے والدین چک نمبر ۴۵ مرڑ نزد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں مقیم تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ چک نمبر ۴۵ مرڑ کے ایک سکول ٹیچر مکرم رانا محمد لطیف صاحب جب آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں احمدی ہوئے تو گاؤں کے لوگ کھلے عام آپ کی مخالفت کرنے لگے۔

۲۲/ اگست ۱۹۷۸ء بمطابق ۱۷/ رمضان المبارک صبح کے وقت آپ کے ایک غیر احمدی چچا ملک محمد رمضان صاحب سانگلہ ہل سے دوائی لے کر آ رہے تھے۔ رستہ میں ان پر ان کے دشمنوں نے حملہ کیا مگر وہ تانگہ پر ہونے کی وجہ سے معمولی زخمی ہوئے۔ مخالف لاٹھیوں اور برچھیوں سے مسلح تھے۔ وہ پیچھا کرتے ہوئے چلے آئے۔ مکرم ملک محمد انور صاحب اور آپ کے والد صاحب نے جب گلی میں شور سنا تو گھر سے باہر نکل آئے کہ معلوم ہو کیا معاملہ ہے۔ ان کے چچا پر حملہ آور ہونے والوں نے جب ان کو دیکھا تو انہوں نے ان کے چچا کو چھوڑ دیا اور ان کو اور اُن کے والد صاحب کو گھیرے میں لے کر ان پر لاٹھیوں اور برچھیوں سے حملہ کر دیا۔ جب آپ شدید زخمی ہو کر گر پڑے تو یہ نعرہ لگاتے ہوئے اور بھنگڑا ڈالتے ہوئے بھاگ گئے کہ "ایک مرزائی کو ہم نے لے لیا مگر دوسرا بچ گیا"۔

ملک محمد انور صاحب کو انتہائی زخمی حالت میں فوری طور پر سانگلہ ہل سے فیصل آباد ہسپتال پہنچایا گیا جہاں پر مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے آپ کا آپریشن کیا مگر تلی کٹ جانے کے باعث آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اُسی رات اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ بوقت شہادت آپ کی عمر چونتیس سال تھی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ملک محمد شفیع صاحب کو بھی اپنے بیٹے کو بچاتے ہوئے شدید زخم آئے مگر وہ شہادت ان کے نصیب میں نہ تھی اور ان کے بیٹے کو عطا ہو گئی۔

پسماندگان: شہید مرحوم کی بیوہ کا نام صدیقہ بیگم تھا۔ بیٹا ملک محمد سرور اور والد ملک محمد شفیع صاحب جو محلہ دار العلوم شرقی ربوہ میں رہتے ہیں۔

مولوی نور احمد ولد غلام محمد جو صاحب۔ موضع کوریل ضلع اسلام آباد (مقبوضہ کشمیر) تاریخ شہادت ۵/ اپریل ۱۹۷۹ء۔ مولوی نور احمد پیدائشی احمدی تھے۔ پرائمری کے بعد قادیان گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۷ء میں مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد ریاست کشمیر کے محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے اور کٹھوعہ اور کشتواڑ کے دور دراز علاقوں میں طویل عرصہ بطور استاد کام کرنے کے بعد اپنے قریبی گاؤں منز گام میں اپنی ملازمت پوری کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زمینوں وغیرہ کو سنبھالا اور ۱۹۷۸ء کے سالانہ جلسہ قادیان میں شمولیت کے لئے آئے مگر کشمیر سے آپ کے بھانجے کی اچانک وفات کی اطلاع ملنے پر کشمیر چلے گئے۔

ابھی آپ کو کشمیر پہنچے چند روز ہی ہوئے تھے کہ ۴/ اپریل ۱۹۷۹ء کو پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کو جب پھانسی دی گئی تو کشمیر میں لوگوں نے جماعت اسلامی کے دیہات پر حملے شروع کر دئے۔ 5 اپریل کو حملوں کا رُخ جماعت احمدیہ کی طرف مڑ گیا یا موڑ دیا گیا۔ مولوی نور احمد صاحب کے گاؤں کوریل کی اکثر آبادی احمدیوں پر مشتمل ہے اور اس سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر آسنور گاؤں ہے جو کوریل سے بہت بڑا ہے اور اس کی بھی ساری آبادی احمدی ہے۔ ۵/ اپریل ۱۹۷۹ء کو دن کے دو بجے ہزاروں لوگوں پر مشتمل ہجوم آپ کے گاؤں کوریل میں داخل ہوا اور احمدیوں کے پندرہ گھروں کو آگ لگانے اور لوٹنے کے بعد مولوی نور احمد صاحب کے گھر کا رُخ کیا۔ مولوی صاحب نے اپنے مکان کی تیسری منزل پر اپنے دو بیٹوں مسعود احمد اور شمیم احمد کے ساتھ مل کر حملہ آوروں پر فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کے نتیجہ میں ہجوم پیچھے ہٹ جاتا اور پھر حملہ آور ہوتا۔ اس طرح ساڑھے چار بج گئے۔ غالباً آپ کے پاس کارتوس ختم ہو گئے تھے۔ چنانچہ حملہ آور گھر میں داخل ہو گئے۔ آپ کے دونوں بیٹے تو بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے مگر مولوی نور احمد صاحب حملہ آوروں کے قابو میں آ گئے۔ دشمن آپ کو گھسیٹ کر صحن میں لے آیا اور پتھروں سے کُوٹ کُوٹ کر آپ کو شہید کر دیا۔ حملہ آور آپ کی لاش کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ان حملہ آوروں میں بہت سے نوجوان آپ کے شاگرد بھی تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شہید نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ آمنہ بیگم، دو بیٹے مسعود احمد اور شمیم احمد اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ ۴/ اور ۵/ اپریل کے اس سانحہ میں وادیٔ کشمیر میں اور بھی مختلف احمدی دیہات میں احمدیوں کے چار سو گھر لوٹے اور جلائے گئے تھے اور کئی مساجد شہید کر دی گئی تھیں۔

بشیر احمد رشید احمد صاحب آف سری لنکا تاریخ شہادت ۲۷/ جون ۱۹۷۹ء۔ مکرم بشیر احمد رشید احمد صاحب، مکرم جے رشید احمد صاحب آف نیگومبو سری لنکا کے بیٹے تھے۔ آپ کے دادا محمد جمال الدین صاحب نے احمدیت قبول کی اور نیگومبو میں جماعت کے ابتدائی احمدیوں میں شمار ہوئے۔

۱۹۷۸ء میں جماعت احمدیہ سری لنکا کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں ملاؤں نے جماعت کی مخالفت بڑے زور شور سے شروع کر دی اور مولویوں کی زیر نگرانی احمدی دوستوں کے گھروں پر حملے شروع ہوئے اور بہت سے گھر جلائے گئے۔ احمدیہ مسجد کو بھی آگ لگائی گئی۔ یہ صورتحال تقریباً ایک سال تک جاری رہی۔

جون ۱۹۷۹ء میں بشیر احمد صاحب دو خدام کے ہمراہ نماز عشاء کے بعد مسجد سے گھر آ رہے تھے کہ چار غنڈوں نے چاقوؤں اور خنجروں سے آپ پر حملہ کر دیا۔ آپ کے جسم پر چاقوؤں کے اٹھارہ زخم آئے جن کے نتیجہ میں بشیر احمد صاحب موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی شہادت کے وقت بائیس سال عمر تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کی والدہ ابھی زندہ ہیں۔ ان حملہ آوروں کے خلاف مقدمہ کیا گیا لیکن حکومت میں اُن کے اثر و رسوخ کی وجہ سے فیصلہ اُن کے حق میں ہوا اور اُن کو بری کر دیا گیا لیکن خدا کی عدالت سے یہ لوگ بچ نہ سکے۔ ان میں سے ایک

شخص چلتی گاڑی کی زد میں آگیا اور اس کے جسم کے ٹکڑے اڑ گئے۔ دوسرے کو اپنے ہی ساتھیوں نے چاقوؤں سے حملہ کر کے ہلاک کر دیا اور اسے بھی ریلوے لائن پر پھینک دیا۔ باقی دونوں دماغی توازن کھو بیٹھے اور لمبے عرصہ تک پاگل خانے اور ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ یہ دونوں اگرچہ ابھی تک زندہ ہیں مگر انتہائی تکلیف دہ حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ نہ مُردوں میں شمار ہیں نہ زندوں میں۔

حضرت منشی علم دین صاحب۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ تاریخ شہادت ۱۳/ اگست ۱۹۷۹ء۔ حضرت منشی صاحب نے ۱۹۳۴ء میں کافی جستجو اور مطالعہ کے بعد شرح صدر کے بعد احمدیت قبول کی۔ قبولِ احمدیت سے قبل جلسہ سالانہ قادیان بھی جاتے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات اور کتب کا مطالعہ بھی کرتے رہے۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ کٹر اہل حدیث تھے۔ آپ چونکہ عرائض نویس تھے اس لئے جو لوگ آپ کے پاس درخواستیں لکھوانے کی غرض سے آتے، آپ انہیں تبلیغ کرتے رہتے۔ بعض اوقات انہیں کہتے کہ الفضل کا یہ صفحہ پڑھ کر سناؤ تو تمہاری درخواست لکھنے کا معاوضہ نہیں لوں گا۔ جس دن آپ کی شہادت ہوئی اس سے پہلے تمام رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزاری۔ آپ شہادت کے روز یعنی ۱۳/اگست ۱۹۷۹ء کو دن کے تقریباً ساڑھے نو بجے گھر سے کچہری کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ دشمن نے آپ کا گلا کاٹ کر آپ کو شہید کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خدائی انتقام:- قاتل کے قید ہونے پر گو اس کے خاندان نے اُسے بغرضِ علاج ضمانت پر تو رہا کرالیا تھا لیکن تقدیرِ الٰہی غالب آکر رہی اور قاتل پاگل ہو گیا اور گھر والوں کے لئے اور علاقہ کے لئے وحشت، خوف اور دہشت کی ایک علامت بن گیا۔ گھر والے اسے مقفل رکھتے۔ پھر اس کے خاندان نے مختلف ذرائع سے اس کے قول و فعل کی ذمہ داری سے اعلانیہ بریّت کا اعلان کر دیا اور اسے آزاد چھوڑ دیا۔ قاتل احمدی کاروباری حضرات کی دکانوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر پہروں کھڑا رہتا تھا۔ شاید ضمیر کی ملامت کی وجہ سے یا الٰہی پکڑ کے خوف سے۔ پھر عرصہ سات سال، گیارہ ماہ اور بیس دن کی ذلّت آمیز زندگی گزارنے کے بعد قاتل نے ۳/ مارچ ۱۹۸۷ء کو نشہ آور دوائیں کھا کر خودکشی کرلی۔ ہر شریف النفس شہری قاتل کی موت کو الٰہی قہر گردانتا ہے۔ اور وہ علاقہ کے لئے عبرت کا نشان بن گیا۔ قاتل کے خاندان کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ والد کبر سنی اور جوان اولاد کی ناگہانی اور قہری موت کی وجہ سے حواس باختہ ہو چکا ہے اور سارا خاندان ہی قہر الٰہی کا نشانہ بن چکا ہے۔

چودھری مقبول احمد صاحب۔ پنوں عاقل سندھ۔ تاریخ شہادت ۱۹/ فروری ۱۹۸۲ء۔ مقبول شہید کی بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر مقبول احمد نے ۱۹۶۷ء میں بیعت کی تھی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد مولوی آپ کو بہت تنگ کرتے، دھمکیاں دیتے، رات کو گھروں پر پتھراؤ کرتے اور دروازے کھٹکھٹاتے تھے۔ آپ کا لکڑی کا آرا تھا۔ ایک دن ایک نقاب پوش لکڑی خریدنے کے بہانے آیا اور خنجر نکال کر آپ پر پے در پے وار کئے اور وہیں شہید کر دیا۔

شہادت کے بعد ان کی بیوی کے سسرال والوں نے جو غیر احمدی تھے بیوی سے کہا کہ احمدیت چھوڑ دو تو ہم تمہیں پناہ دیں گے۔ دشمن بھی دھمکیاں دیتے رہے کہ احمدیت چھوڑ دو اور ہمارے ساتھ مل جاؤ لیکن انہوں نے ان سب باتوں کو حقارت سے ردّ کر دیا اور ان سے کہا کہ جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو، کسی قیمت پر بھی میں احمدیت کو نہیں چھوڑوں گی جس کی خاطر میرے شوہر کو آپ نے شہید کیا ہے۔

پسماندگان میں بیوہ، دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ شہید کے بڑے بیٹے عتیق الرحمان صاحب آسٹریلیا میں مقیم ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ بڑی بیٹی رضیہ بیگم صاحبہ بھی شادی شدہ ہیں۔ باقی بچے والدہ کے ہمراہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آباد ہیں۔

یہ خلافت ثالثہ کے بقیہ شہداء کا ذکر تھا۔ اب **خلافت رابعہ کے شہداء** کی پہلی قسط پیش کی جا رہی ہے۔

ماسٹر عبدالحکیم ابڑو شہید۔ وارہ ضلع لاڑکانہ (سندھ)۔ تاریخ شہادت ۱۶/ اپریل ۱۹۸۳ء۔ محترم ماسٹر عبدالحکیم ابڑو شہید دورِ خلافتِ رابعہ کے پہلے اور سندھ میں سندھی قوم کے بھی پہلے شہید ہیں۔ ۱۰/ اپریل ۱۹۳۲ء کو پیدا ہوئے۔ نہایت غربت اور تنگدستی میں پرورش پائی اور ایامِ طفولیت میں ہی شفقتِ پدری سے محروم ہو گئے۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ تعلیم جاری رکھتے ہوئے سندھ یونیورسٹی سے ایم۔ اے، ایم۔ ایڈ پاس کر لیا۔ قرآن کریم کے عاشق تھے۔ گھر میں بچوں کو اس وقت تک ناشتہ کی اجازت نہ تھی جب تک تلاوت قرآن کریم نہ کر لیں۔ تبلیغ کے شیدائی تھے اور کوئی موقع پیغامِ حق پہنچانے کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ حتی کہ سرکاری دفاتر میں جماعتی اخبارات اور رسائل جاری کروا دیئے۔ خلافت احمدیہ سے آپ کو عشق تھا۔ خود بھی بار بار مرکز تشریف لاتے اور دوسروں کو بھی نہ صرف تلقین کرتے بلکہ بعض کے سفر کے اخراجات بھی خود برداشت کرتے۔ بوقتِ شہادت جماعت احمدیہ وارہ کے صدر تھے۔

واقعہ شہادت: ۱۶/ اپریل ۱۹۸۳ء کو صبح دو بجے کے قریب دو آدمی آپ کے گھر میں گھس آئے۔ اُن کے پاس کلہاڑیاں تھیں۔ اُن کا ارادہ ابتداءً صرف آپ کو ختم کرنا تھا۔ آپ اس وقت سو رہے تھے۔ انہوں نے آپ پر کلہاڑیوں کے پے در پے وار کئے۔ حملہ آوروں اور شہید کی آوازیں سن کر باقی افرادِ خانہ بھی بیدار ہو گئے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ریاض احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے جو اُن دنوں جامعہ احمدیہ میں پڑھتے تھے اور چھٹیوں پر گھر آئے ہوئے تھے، حملہ آوروں میں سے ایک کو پکڑنے کی کوشش کی مگر اُن کو بھی زخمی کر دیا گیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کے سر پر بھی کلہاڑی کے کاری زخم لگائے گئے اور آپ کی ایک بچی بھی زخمی ہوء۔ آپ نے زخمی ہونے کی حالت میں بھی لوگوں سے یہی کہا کہ جس مسلک کو میں نے اپنایا ہے خدا کی قسم وہ جھوٹا نہیں ہے، نہ ہی میں نے کوئی بزدلی دکھائی ہے اور نہ ہی میرے قدم اس رستے میں ڈگمگائے ہیں۔ ہاں میرے مقدر میں اے مخالفو! شہادت ہے اور تمہارے مقدر میں نحوست اور ہلاکت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ پھر آپ نے باآواز بلند سندھی میں یہ نعرہ لگایا احمدیت سچی آہے، احمدیت سچی آہے، احمدیت سچی آہے۔ آپ نے حالتِ نزع میں اپنے واقف زندگی بیٹے ریاض احمد ناصر کو نصیحت فرمائی کہ "میں تو اب بچ نہیں سکوں گا۔ مگر یاد رکھو کہ احمدیت بالکل سچی اور برحق ہے اور تم اپنا وقف ہرگز نہ توڑنا"۔ حملہ کے قریباً ایک گھنٹہ بعد آپ مولائے حقیقی کے حضور جا حاضر ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کی نماز جنازہ کھنڈو میں ہوئی۔ آپ کے گھر کے پاک نمونہ اور آپ کی بلاامتیاز خدمت خلق کے غیر احمدی بھی معترف تھے۔ یہی وجہ تھی کہ بارہ ہزار لوگ آپ کے جنازے میں شریک تھے جن میں ماحول کے دیہات کے لوگ بھی بکثرت شامل تھے۔ بہت سے غیر احمدی افراد بھی دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ پہلے آپ کو کھنڈو میں امانتاً دفن کیا گیا اور پھر ۲۶/ دسمبر ۱۹۸۳ء کو میت ربوہ لائی گئی جہاں بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق آپ کے جسم پر کلہاڑیوں کے ستائیس زخم تھے جن میں سے بعض دو سے تین انچ تک گہرے تھے۔ جب صبح کو ہائی سکول کے لڑکوں کو اپنے مہربان اور شفیق استاد کے وحشیانہ قتل کی خبر ملی تو انہوں نے جلوس نکالا اور حکومت سے قاتلوں کی گرفتاری اور اُن پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا۔ قاتل ۱۶/ اور ۱۷/ اپریل کو گرفتار کر لئے گئے۔

پسماندگان میں شہید مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔ بڑے بیٹے مکرم ریاض احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ دوسرے بیٹے امتیاز احمد صاحب ابڑو آسٹریلیا میں ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ باقی دو بیٹے مکرم افتخار احمد صاحب ابڑو اور مکرم عبدالسمیع صاحب ابڑو اور دو بچیاں مکرمہ تہمینہ پروین صاحبہ اور مکرمہ امۃ الاعلیٰ نصرت پری صاحبہ والدہ کے ساتھ ربوہ میں مقیم ہیں۔ جبکہ تیسری بیٹی مکرمہ نعیمہ پروین صاحبہ شادی شدہ ہیں اور اُن کے شوہر سیف اللہ شاہ صاحب ٹرانسپورٹ کا کام کرتے ہیں۔

ڈاکٹر مظفر احمد صاحب شہید۔ ڈیٹرائٹ (امریکہ)۔ یوم شہادت ۸/ اگست ۱۹۸۳ء۔ امریکہ کی سرزمین پر اپنے خون سے شجر احمدیت کی آبیاری کرنے والے پہلے شہید ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ۱۹۴۶ء میں ماہل پور ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ اس طرح شہادت کے وقت ان کی عمر صرف ۳۷ سال تھی۔ آپ کے والد محترم کا نام رشید احمد تھا۔ آپ نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے F.Sc کرنے کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ۱۹۷۱ء میں M.B.B.S کیا اور پھر آرمی میڈیکل کور میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۷۵ء میں امریکہ چلے گئے اور بہت سے ہسپتالوں میں کام کرنے کے بعد بالآخر ریاست مشی گن کے شہر ڈیٹرائٹ میں کام شروع کر دیا۔ آپ نہ صرف ایک اچھے ڈاکٹر تھے بلکہ ایک کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے۔ شہادت کے وقت بھی آپ امریکہ کے نیشنل جنرل سیکرٹری اور علاقائی قائد کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ عیسائیت کے موضوع پر آپ خاص دسترس رکھتے تھے چنانچہ آپ اپنے سٹاف کے عیسائی ممبران کے ساتھ عیسائیت کے موضوع پر بحث مباحثے کرتے رہتے۔ ۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کی تیاری کر رہے تھے کہ ۸/ اور ۹/ اگست کی درمیانی رات ایک سیاہ فام آپ کو ملنے گھر آیا۔ آپ اُسے تبلیغ کرتے رہے۔ بعد ازاں جب آپ اس کو الوداع کہہ کر دروازے کی طرف مڑے تو اس نے پیچھے سے فائر کر دیا۔ ایک گولی گردن کے پیچھے لگی، دو اور گولیاں آپ کے چہرے اور بازوؤں میں سے گزر گئیں اور آپ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بعد ازاں اسی قاتل نے جماعتی مرکز کو بھی بم سے اڑانے کی کوشش کی لیکن خود بھی ساتھ ہی جل مرا اور اس طرح کیفر کردار کو پہنچا۔

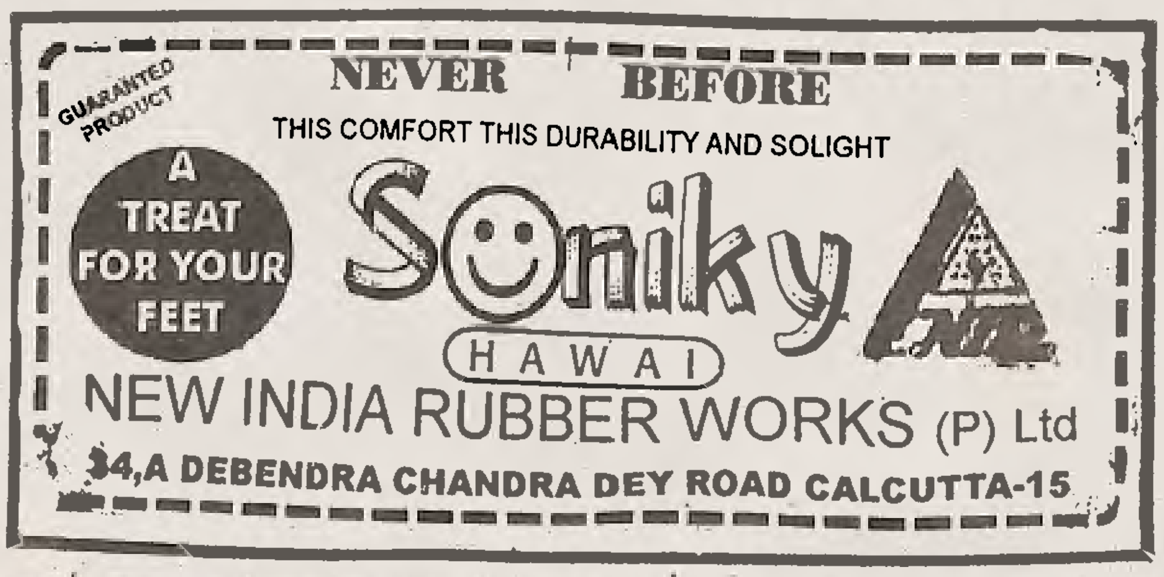

۵/اگست ۱۹۸۳ء کو شہید کی میت دو بجے شب کراچی پہنچی اور ۱۶/اگست کو آپ کی میت پہلے لاہور، چونڈہ اور پھر اسی روز ربوہ لائی گئی۔ ربوہ میں شہید کا جنازہ میں نے پڑھایا اور شام چھ بجے آپ کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اِن کی شہادت پر مَیں نے ۱۲/اگست ۱۹۸۳ء کو مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کے دوران کہا "اے ڈیٹرائٹ اور امریکہ کے دوسرے شہروں میں بسنے والے احمدیو! اور وہ بھی جو امریکہ سے باہر بس رہے ہو یعنی اے مشرق اور مغرب میں آباد اسلام کے جانثارو! اِس عارضی غم سے مضمحل نہیں ہونا کہ یہ اَن گنت خوشیوں کا پیش خیمہ بننے والا ہے"۔ **دیکھیں جتنی ترقیات احمدیت کو نصیب ہو رہی ہیں انہی شہداء کے خون کے قطرے رنگ لا رہے ہیں۔**

"اس شہید کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے اور اُس راستہ سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹو جس پر چلتے ہوئے وہ مردِ صادق بہت آگے بڑھ گیا۔ تمہارے قدم نہ ڈگمگائیں، تمہارے ارادے متزلزل نہ ہوں"۔ .... "اے مظفر تجھ پر سلام کہ تیرے عقب میں لاکھوں مظفر آگے بڑھ کر تیری جگہ لینے کیلئے بیقرار ہیں۔ اور اے مظفر کے شعلہ حیات کو بجھانے والو! تم نے تو اُسے ابدی زندگی کا جام پلا دیا۔ زندگی اس کے حصہ میں آئی اور موت تمہارے مقدر میں لکھی گئی"۔

پسماندگان میں بیوہ مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے چھوڑے۔ بڑے بیٹے عزیزم غضنفر احمد صاحب آپکی شہادت کے وقت چار سال کے تھے اور اس وقت میری لینڈ یونیورسٹی میں کمپیوٹر انجینئرنگ میں ڈگری کر رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے جعفر منصور احمد، باپ کی شہادت کے دو ماہ بعد پیدا ہوئے۔ اس وقت پندرہ سال کے ہیں اور ہائی سکول کی تعلیم مکمل کر کے آگے پڑھ رہے ہیں۔

شیخ ناصر احمد شہید۔ اوکاڑہ۔ تاریخ شہادت ۱۸/ستمبر ۱۹۸۳ء۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ۱۹۴۲ء میں موگہ ضلع فیروز پور انڈیا میں محترم شیخ فضل محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت شیخ دین محمد صاحب کو 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ کے والدین اوکاڑہ میں آباد ہوئے اور کپڑے کا کاروبار شروع کیا۔ آپ بھی اپنے والد کے ساتھ کاروبار میں شریک ہو گئے اور کچھ عرصہ بعد اپنا علیحدہ کاروبار شروع کر دیا۔ جو گاہک ایک دفعہ آتا وہ آپ کے حُسنِ سلوک اور دیانتداری سے متاثر ہوتا اور آپ کے اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا۔ مرحوم سلسلہ کے فدائی تھے اور نظام خلافت سے بہت اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔

۱۶/ستمبر ۱۹۸۳ء کے خطبہ جمعہ میں جب مَیں نے ڈاکٹر مظفر احمد شہید امریکہ کا ذکر کیا تو آپ کی طبیعت پر اس کا بہت گہرا اثر ہوا اور آپ نے انتہائی حسرت سے یہ جملہ کہا کہ: "یہ تو قسمت والوں کو ملتی ہے" یعنی شہادت تو قسمت والوں کو ملتی ہے۔ اور "ایسی زندگی کا کوئی نعم البدل نہیں ہے"۔ دو دن بعد ہی ۱۸/ستمبر ۱۹۸۳ء کو عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد واپس اپنے گھر آئے تو قربانی کا بکرا ذبح کرنے والے قصاب کی آمد میں قدرے تاخیر ہونے پر اسے دیکھنے گھر سے باہر نکلے ہی تھے کہ ایک شقی القلب محمد اسلم نے احمدیت دشمنی میں ان کی پسلی میں چھرا گھونپ دیا۔ خون بہنے لگا لیکن آپ کو اس بات کا احساس نہ ہوا کہ زخم کاری ہے۔ زخم پر ہاتھ رکھ کر خود ہی قریبی ڈاکٹر کے پاس گئے۔ ڈاکٹر نے زخم کی نوعیت دیکھ کر ہسپتال جانے کا مشورہ دیا۔ بھائیوں نے آپ کو سی۔ایم۔ایچ اوکاڑہ چھاؤنی پہنچایا۔ اس عرصہ میں خون کافی بہہ چکا تھا جس کی وجہ سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور عزیزوں سے باتیں کرتے کرتے دم توڑ دیا۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون۔**

قاتل کو پولیس کے حوالہ کیا گیا۔ یہ شخص اسی شہر کا رہنے والا تھا۔ اس نے بیان دیا کہ میں نے قتل کیا ہے کیونکہ ناصر نے رسول اکرم ﷺ کی بہت توہین کی (نعوذباللہ من ذلک) جسے میں برداشت نہ کر سکا۔ حالانکہ وار کرنے سے پہلے آپ کی اس سے کبھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ ۵/فروری ۱۹۸۵ء کو محمد الیاس ایڈیشنل سیشن جج اوکاڑہ نے مجرم کو صرف تین سال قید کی سزا دی اور فیصلہ میں لکھا کہ قاتل چونکہ پہلے ہی دو سال سے جیل میں ہے اس لئے یہ دو سال اس کی سزا سے منہا ہوں گے۔

پسماندگان میں شہید مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔ جن ایسے لوگوں کا ذکر ہوتا ہے اگر کسی کے علم میں ہو کہ آزادی کے بعد ان پر کیا بنی تو مہربانی فرما کر وہ اب بھی مجھے مطلع کر دیں تاکہ وہ ہماری تاریخ کا حصہ بن جائے۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔ بابر احمد شادی شدہ ہیں اور کپڑے کا کاروبار کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عامر محمود صاحب اوکاڑہ میں محمود پولی کلینک کے نام سے پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں اور نصرت جہاں سکیم کے تحت تین سال کا وقف کر کے ستمبر ۱۹۹۳ء سے ستمبر ۱۹۹۶ء تک ایاپا لیگوس (نائیجیریا) میں خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔ شادی شدہ ہیں لیکن ابھی اولاد کوئی نہیں۔ اللہ انہیں پاکیزہ اولاد سے نوازے۔ اس وقت نائب قائد ضلع اور ناظم خدمت خلق ضلع ہیں۔ مکرم اظہر محمود ناصر صاحب غیر شادی شدہ ہیں اور سول انجینئرنگ میں Ph.D. کرنے کے لئے آسٹریلیا گئے ہوئے ہیں۔ لقمان احمد طاہر صاحب غیر شادی شدہ ہیں اور لقمان کارپوریشن کے نام سے اوکاڑہ میں ہی کیمیکلز کا کام کرتے ہیں اور خدام الاحمدیہ کی ضلعی عاملہ میں ناظم اشاعت، ناظم مال، ناظم عمومی کے علاوہ جماعت کے نائب سیکرٹری جائیداد ہیں۔ مکرمہ لبنیٰ ناصر صاحبہ ہومیو پیتھک فائنل ائر کی طالبہ ہیں اور ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ لجنہ اوکاڑہ شہر کی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کر رہی ہیں۔ شہید مرحوم کی بیوہ ضلع اوکاڑہ کی لجنات کی نائب صدر ہیں۔

چودھری عبدالحمید صاحب شہید۔ محراب پور سندھ۔ تاریخ شہادت ۱۰/اپریل ۱۹۸۴ء۔ آپ ۱۹۴۲ء میں چودھری سلطان علی صاحب مرحوم کے ہاں ملتان میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں میٹرک اور ۱۹۵۹ء میں F.Sc پاس کیا۔ بعد ازاں جب آپ کے والد تجارت کے سلسلہ میں محراب پور میں جا کر آباد ہوئے تو آپ بھی اپنے والد کے کاروبار سے منسلک ہو گئے۔ آپ کے والد خاندان بھر میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ نے 13 سال کی عمر میں خود بیعت کی۔ بوقتِ شہادت آپ محراب پور ضلع نوابشاہ کی جماعت احمدیہ کے صدر تھے۔

واقعہ شہادت: ۱۰/اپریل ۱۹۸۴ء کو دس بجے کے قریب آپ ایک غیر احمدی عالم مولوی شاہ محمد صاحب کی عیادت کے بعد اپنی آڑھت کی دکان کی طرف آ رہے تھے۔ راستہ میں ایک جلد ساز کی دکان پر بچوں کی کتابیں جلد کروانے کے لئے دی ہوئی تھیں۔ اس دکاندار سے کتابوں کے بارہ میں پوچھ کر آپ نے سائیکل چلایا ہی تھا کہ پیچھے سے ایک شخص سچل سومرو نے آواز دی کہ "عبدالحمید میری بات سننا"۔ آواز سن کر آپ نے سائیکل سے پاؤں نیچے رکھا ہی تھا کہ اس نے پیچھے سے آکر آپ کے سینے میں تیز چھری گھونپ دی۔ آپ سائیکل سے اتر کر نیچے بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھ سے چھری پکڑ کر سینے سے باہر نکالی مگر اس کے زخم سے آپ کا پھیپھڑا بری طرح مجروح ہو گیا تھا۔ قریبی ہسپتال سے مرہم پٹی کے بعد نوابشاہ ہسپتال لے جاتے ہوئے آپ راستہ میں ہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

قاتل کو لوگوں نے موقع پر ہی پکڑ کر پولیس کے حوالہ کر دیا۔ اس نے کہا کہ یہ قادیانی ہے اور مَیں نے اسی لئے اسے مارا ہے اور جہاد کیا ہے۔ بہر حال اس پر مقدمہ چلا اور قریباً تین سال بعد رجب علی ایڈیشنل سیشن جج نے اسے تین سال قید کی سزا سنائی اور ساتھ ہی فیصلہ میں لکھا کہ ملزم ۱۰/اپریل ۱۹۸۴ء سے ۱۳/مئی ۱۹۸۶ء تک جیل میں رہا ہے، قید کا یہ عرصہ اس کی سزا سے منہا ہوگا۔ گویا عملاً اسے کوئی بھی سزا نہ دی گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ شہید مرحوم نے اپنے آخری لمحات میں اپنے بیٹوں اور بڑے بھائی کو وصیت کی کہ قاتل کے خلاف کسی قسم کی کوئی انتقامی کارروائی نہ کی جائے کیونکہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور مجھے اس کی بدولت اعلیٰ اور ارفع مقام نصیب ہو رہا ہے۔ شہید مرحوم بہت شگفتہ مزاج اور ہنس مکھ تھے۔ حقوق اللہ کے علاوہ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ چودھری صاحب کے قاتل اور اس کے اہل خانہ کی تمام ضروریات ایک عرصہ تک چودھری صاحب مرحوم نے اپنی جیب سے پوری کیں لیکن اس نے علماء سوء کے بہکانے پر اپنے ہی محسن کو شہید کر دیا۔

شہید مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے چھوڑے۔ جن کی تفصیل یہ ہے: منور احمد محراب پور کے صدر جماعت اور قائد علاقہ سکھر ڈویژن ہیں۔ حافظ محمد ناصر صاحب جرمنی میں مقیم ہیں۔ محمد احسن صاحب محراب پور میں رہائش پذیر ہیں۔ مظفر حسن صاحب اور محمد اسلم صاحب دونوں بھائی ہالینڈ میں آباد ہیں۔ بیٹیاں بشریٰ فضیلت صاحبہ اور سلمٰی ندرت صاحبہ شادی شدہ ہیں۔ اور یہ سارے بچے اپنے گھروں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں اور دینی و دنیاوی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

شہادت **قریشی عبدالرحمٰن صاحب شہید۔ سکھر۔** تاریخ شہادت یکم/مئی ۱۹۸۴ء۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ۱۹۱۱ء میں سیالکوٹ کے ایک گاؤں دولت پور میں حضرت قریشی غلام محی الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں پیدا ہوئے۔ تعلیمی زندگی کا آغاز پسرور سے کیا اور انٹر میڈیٹ کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ ۱۹۳۲ء میں ریلوے ہائی سکول سکھر میں ایک معلم کی حیثیت سے متعین ہوئے اور یہیں سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ پنجاب آنا چاہتے تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد پر سکھر میں ہی قیام کیا۔ اڑتالیس سال تک مختلف دینی خدمات پر مامور رہے۔ شہادت کے وقت آپ سکھر اور شکارپور کے اضلاع کی جماعتوں کے امیر تھے۔ آپ نہایت مخلص، ہمدرد، عبادت گزار اور فنا فی اللہ احمدی تھے۔ آپ کا اکثر وقت احمدیہ دارالذکر میں ہی گزرتا تھا۔

واقعہ شہادت: یکم/مئی ۱۹۸۴ء کو آپ مسجد میں نماز مغرب ادا کرنے کے بعد اپنے گھر

ارشاد نبوی
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652 ,248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

واپس آرہے تھے کہ رستہ میں چھپے ہوئے چھ حملہ آوروں نے آپ پر برچھیوں اور خنجروں سے حملہ کردیا۔ ایک حملہ آور نے بائیں طرف سے آپ پر تین وار کئے جن میں سے ایک آپ کے پیٹ پر لگا اور انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ زخمی حالت میں آپ گھر کی طرف چلے تو دوسرے حملہ آور نے بلم نما ہتھیار سے پیٹھ پر آٹھ اور بائیں کنپٹی پر ایک وار کیا۔ شور سن کر گھر کی مستورات باہر نکلیں تو ابھی آپ زندہ تھے۔ آپ نے سختی سے ان کو واپس جانے کی ہدایت کی۔ قاتلوں کے بھاگ جانے کے بعد آپ کے اہل خانہ آپ کو گھر لے آئے۔ آپ کی بہو نے پانی پلایا لیکن پانی ابھی حلق سے نیچے نہیں اترا تھا کہ آپ زخموں کی تاب نہ لا کر اپنے حقیقی مولا سے جاملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ قریشی صاحب شہید کے قتل کا مقدمہ تو درج ہوا مگر پولیس نے کسی قاتل کو گرفتار نہیں کیا۔

شہید مرحوم کے پسماندگان میں چھ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ آپ کے دو بڑے بیٹے قریشی ناصر احمد صاحب M.A. پروفیسر گورنمنٹ کالج سکھر اور قریشی مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ وفات پاچکے ہیں۔ جبکہ باقی بیٹوں میں سے قریشی منور احمد صاحب M.Sc ایگریکلچر آفیسر حیدر آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ قریشی رفیع احمد صاحب سابق اسیر راہ مولا سکھر میں ملازم ہیں اور ان کے اہل خانہ ربوہ میں مقیم ہیں۔ قریشی نعیم احمد صاحب سکھر میں رہتے ہیں اور کھاد فیکٹری میں ملازم ہیں۔ قریشی حنیف احمد صاحب اپنے خاندان کے ساتھ لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کی دونوں بیٹیاں نصرت بیگم صاحبہ اور فضیلت بیگم صاحبہ شادی شدہ ہیں اور کراچی میں آباد ہیں۔ سارا خاندان اللہ کے فضلوں کا گواہ بنا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبدالقادر صاحب چینی شہید فیصل آباد۔ تاریخ شہادت ۱۷/جون ۱۹۸۴ء۔ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کے والد قاری غلام مجتبیٰ صاحب نے ابتدائی تعلیم ہائی سکول ربوہ میں پائی۔ پھر آپ MBBS کر کے نہایت کامیاب فزیشن اور سرجن بنے۔ فیصل آباد میں مقیم تھے اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ اپنی ذاتی شرافت اور نیک دلی کی وجہ سے خاص و عام میں مقبول تھے۔ ہردلعزیز اور فرض شناس تھے اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار رہتے تھے۔

۱۷/جون ۱۹۸۴ء کو دن کے تقریباً پونے بارہ بجے پیپلز کالونی فیصل آباد میں آپ اپنی کوٹھی میں موجود تھے اور روزے سے تھے کہ ایک شخص نعیم اللہ ہاشمی بیماری کے بہانے آپ کی کوٹھی پر آیا۔ آپ نے اُسے اندر بلالیا۔ اُس نے پیٹ درد کی شکایت کی چنانچہ ڈاکٹر صاحب اُسے دیکھنے کے لئے نیچے جھکے تو اُس نے چھرے سے آپ کے بازو پر ایک اور پیٹ میں دو وار کئے اور بھاگ نکلا۔ آپ کا ملازم شور سن کر قاتل کے پیچھے بھاگا اور تھوڑی دور جاکر لوگوں کی مدد سے اسے پکڑ لیا اور پولیس کے حوالہ کردیا۔ ڈاکٹر صاحب کو زخمی حالت میں ہسپتال لایا گیا مگر زخم اتنے کاری تھے کہ آپ جانبر نہ ہو سکے اور ایک بجے کے قریب ہسپتال میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بوقتِ شہادت آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔

مجرم نے پولیس کو کئی جھوٹے بیانات دیئے۔ کبھی کہا کہ ڈاکٹر صاحب نے اسے بیماری کا جعلی سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کردیا تھا۔ کبھی کہا کہ میں نے ڈاکٹر صاحب سے دوائی کیلئے پیسے مانگے تھے جو انہوں نے نہیں دیئے۔ وغیرہ۔ گو ایڈیشنل سیشن جج فیصل آباد محمد اسلم ضیاء نے اسے عمر قید کی سزا دی مگر ہائیکورٹ نے ملزم کو بری کردیا۔ شہید مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ محترمہ طاہرہ قادر صاحبہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ڈاکٹر رضوان قادر چھوڑے جو کہ آجکل ڈیٹرائیٹ امریکہ میں مقیم ہیں۔ آپ کی بیٹیوں میں سب سے بڑی بیٹی ڈاکٹر نائلہ احمد ڈاکٹر سلیم احمد صاحب کی اہلیہ ہیں۔ دوسری بیٹی ڈاکٹر شہلا ظفر اللہ خانصاحب آف نیروبی کی اہلیہ ہیں اور تیسری بیٹی ڈاکٹر فائزہ رحمان ہیں جو مکرم ڈاکٹر لطف الرحمان صاحب امریکہ کی اہلیہ ہیں۔ سوائے شہلا کے شہید مرحوم کا سارا خاندان اب امریکہ میں آباد ہے۔

ضمناً یہاں یہ بھی ذکر کردوں کہ مکرمہ آپا سارہ صاحبہ اہلیہ کرنل صادق ملک صاحب آف راولپنڈی کی وفات پر میں نے ذکر کیا تھا کہ آپ چینی صاحب کی بیٹی تھیں۔ اول تو آپ قاری غلام مجتبیٰ صاحب جو چینی کہلاتے تھے ان کی بیٹی نہیں بلکہ نواسی تھیں۔ یہ درستی ریکارڈ میں ہو جانی چاہیے۔ دوم یہ کہ قاری صاحب چینی نہیں تھے۔ غالباً اس لئے چینی مشہور ہوگئے کہ ان کی دوسری شادی ہانگ کانگ میں ایک چینی خاتون سے ہوئی تھی اور عبدالقادر صاحب چینی شہید فیصل آباد اسی چینی بیوی کے بطن سے تھے جبکہ سارہ بیگم کی والدہ غیر چینی ماں کے بطن سے تھیں۔

ڈاکٹر انعام الرحمٰن صاحب انور شہید سکھر۔ تاریخ شہادت ۱۵/مارچ ۱۹۸۵ء۔ آپ مولوی عبدالرحمان صاحب انور کے ہاں ۱۹۴۳ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان ہی میں حاصل کی۔ میٹرک ربوہ سے کیا۔ لاہور سے ہیلتھ ٹیکنیشن کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے سندھ جاکر میڈیکل پریکٹس شروع کی۔ نہایت مخلص، غریبوں کے ہمدرد اور جماعتی کاموں سے گہرا لگاؤ رکھنے والے انسان تھے۔ آپ سکھر، شکارپور اور جیکب آباد کے اضلاع کی مجالس انصاراللہ کے ناظم تھے۔ بوقت شہادت سکھر کے نزدیک گوٹھ عبدو کی سرکاری ڈسپنسری کے انچارج کے طور پر ملازمت کررہے تھے۔

آپ کی بیگم مکرمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن لوگوں نے آپ کو حالات خراب ہونے اور اس کے نتیجہ میں درپیش خطرات سے آگاہ کیا تو آپ نے یہ کہہ کر علاقہ چھوڑنے سے انکار کردیا کہ پھر تو یہ علاقہ احمدیت سے خالی ہو جائے گا۔ آپ کے تمام بہن بھائیوں اور عزیزواقارب نے بھی سندھ چھوڑنے کا مشورہ دیا مگر اس وقت بھی حامی نہ بھری بلکہ کہنے لگے کہ شاید سندھ کی سرزمین میرا خون مانگتی ہے۔ اور پھر سینہ پر ہاتھ مار کر کہنے لگے کہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔

۱۵/مارچ ۱۹۸۵ء کو مسجد احمدیہ سکھر میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد آپ اپنی بیگم صاحبہ کے ساتھ گوشت خریدنے کے لئے بازار گئے اور ایک دوکان سے گوشت لے کر ابھی جیب سے پیسے نکالنے لگے تھے کہ اچانک پیچھے سے دشمنوں نے بندوق اور چاقوؤں سے آپ پر حملہ کردیا جس سے آپ کا جسم خون میں لت پت ہوگیا۔ آپ نے اپنے خون میں انگلیاں ڈبو کر "لا الہ الا اللہ" لکھا اور وہیں تڑپتے تڑپتے جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر انچاس سال کے قریب تھی۔ شہید مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے۔ آپ کے بیٹے محمود الرحمان صاحب انور شادی شدہ ہیں اور سوئٹزرلینڈ میں مقیم ہیں جبکہ بیٹی امۃ النصیر انور صاحبہ اہلیہ فضل الرحمان صاحب انور ہمبرگ جرمنی میں مقیم ہیں۔

چوہدری عبدالرزاق صاحب شہید بھریاروڈ (سندھ)۔ تاریخ شہادت ۷/اپریل ۱۹۸۵ء۔ آپ مکرم عبدالستار صاحب کے ہاں 1929ء میں گوکھووال ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرکے پہلے ایک دوست کے پاس بطور اکاؤنٹنٹ کام شروع کیا جو آپ کی دیانت، معاملہ فہمی اور قابلیت سے اتنا متاثر ہوئے کہ آپ کو اپنے کاروبار میں حصہ دار بنالیا۔ بعدازاں آپ نے سندھ جاکر بھریاروڈ میں کپڑے کا کاروبار شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت دی کہ آپ ایک کاٹن فیکٹری، کھاد کی ایجنسیوں اور تقریباً دوسو ایکڑ اراضی کے مالک بن گئے۔ غلہ منڈی بھریاروڈ کے منتخب صدر بھی رہے۔ مکرم چوہدری صاحب ایک صابروزاہد انسان تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ غرباء اور مساکین کا بہت خیال رکھتے۔ خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہتے۔ آپ شروع سے ہی بھریاروڈ ضلع نوابشاہ کی جماعت کے مقامی صدر تھے۔ شہادت سے ایک سال قبل امیر ضلع بھی مقرر ہوئے۔

۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے بعد آپ کو گمنام خطوط کے ذریعہ متواتر دھمکیاں ملتی رہتی تھیں کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ قتل کردیئے جاؤگے مگر آپ کبھی بھی ان دھمکیوں سے خوفزدہ نہیں ہوئے۔ ۷/اپریل ۱۹۸۵ء کو حسب معمول اپنی آڑھت کی دکان پر بیٹھے تھے کہ دن کے گیارہ بجے ایک بدبخت نے آپ پر گولی چلادی جس سے آپ موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ واردات کے بعد قاتل کو لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالہ کردیا۔ میر محمد نامی قاتل کا تعلق شر قوم سے تھا۔ قاتل نے ابتدائی بیان میں کہا کہ چوہدری عبدالرزاق قادیانی اور کافر تھا اس لئے اُن کو قتل کرکے میں نے اپنے لئے جنت میں جگہ بنائی ہے۔

پسماندگان میں شہید مرحوم نے ضعیف والدہ اور بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے۔ بڑے بیٹے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب قائد ضلع نوابشاہ اور قائد نوشہرو فیروز رہے ہیں۔ آجکل ناظم مجلس انصاراللہ بھریاروڈ ہیں۔ آڑھت کا کاروبار کرتے ہیں اور اپنی خاندانی زمینوں کی نگرانی بھی آپ کے ذمہ ہے۔ شادی شدہ ہیں۔ دوسرے بیٹے چوہدری ناصر احمد صاحب نے اپنے والد صاحب کی شہادت سے پہلے ہی کاروبار سنبھال لیا تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی اور جنوری ۱۹۹۴ء میں وفات پاگئے۔ تیسرے بیٹے چوہدری اعجاز احمد صاحب شادی شدہ ہیں اور بھریاروڈ میں ہی ایک میڈیکل سٹور چلارہے ہیں۔ جماعتی خدمات کے لحاظ سے آجکل ناظم انصاراللہ علاقہ کی حیثیت سے کام کررہے ہیں۔ چوتھے بیٹے ڈاکٹر طاہر احمد صاحب لیاقت میڈیکل کالج سے MBBS کرنے کے بعد آجکل نوابشاہ ہسپتال میں کام کررہے ہیں اور ناظم اصلاح وارشاد علاقہ ہیں۔ پانچویں بیٹے طارق احمد صاحب نے B.Sc تک تعلیم حاصل کی اور اب چھوٹی سطح پر کنسٹرکشن (Construction) کا کام کررہے

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

ہیں۔ آپ کی بیٹیوں میں سے ساجدہ صاحبہ کی شادی مکرم عبدالواسع صاحب سے ہوئی جو آجکل جرمنی میں مقیم ہیں۔ اور دوسری صاحبزادی کی شادی مکرم محمد منور صاحب ابن چودھری عبدالحمید صاحب شہید آف محراب پور سے ہوئی۔ یہ محراب پور ہی میں رہائش پذیر ہیں۔

شہادت ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب شہید۔ حیدرآباد۔ تاریخ شہادت ۹؍جون ۱۹۸۵ء۔ آپ حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری کے پوتے اور پروفیسر سید عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے والد ۱۹۰۱ء میں پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کرنے کی اور پھر ۱۹۰۳ء میں قادیان آکر دستی بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب ۲۱؍اکتوبر ۱۹۲۱ء کو پیدا ہوئے۔ کلکتہ سے میٹرک کرنے کے بعد ۱۹۴۶ء میں پٹنہ میڈیکل کالج سے ڈاکٹری پاس کی اور پاکستان آرمی میں بحیثیت میجر ملازمت اختیار کرلی۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے آنکھوں کے معالج کی حیثیت سے کام شروع کیا اور بطور معالج اتنی شہرت پائی کہ دور دور سے آنے والے بگڑے ہوئے مریض آپ کے ہاتھ سے شفا پا جاتے۔ بیس سال لیاقت میڈیکل کالج میں بطور پروفیسر تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ کچھ عرصہ فضل عمر ہسپتال میں بھی کام کیا۔ غرباء کا مفت علاج کرتے تھے۔ قرآن کریم سے عشق تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا بہت شغف تھا۔ باوجود مخالفت کے بے دھڑک تبلیغ کرتے۔ شہادت کے وقت آپ اپنے حلقہ کے صدر جماعت تھے۔

واقعہ شہادت: ۹؍جون ۱۹۸۵ء کو آپ دن کے وقت کار پر اپنے گھر پہنچے تو گھر کے قریب ہی چھپے ہوئے دو سندھیوں نے آپ پر حملہ کردیا اور آپ کی گردن پر چاقو کے پے در پے وار کیئے۔ آپ نے کار کا ہارن بجایا تو قاتل بھاگ گئے۔ پھر آپ ہمت کر کے خود کار چلا کر قریبی ہسپتال پہنچے لیکن اُس وقت تک بہت خون بہہ چکا تھا جس کی وجہ سے جانبر نہ ہوسکے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ پولیس نے مقدمہ تو درج کیا لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ شہید مرحوم بکثرت غرباء کے علاج پر اپنے پاس سے خرچ کیا کرتے تھے اور ان کے بچوں کے لئے بھی اخراجات دیا کرتے تھے۔ نہایت بے نفس، بے لوث انسان تھے۔ خدمت اپنوں اور غیروں سبھی کی کی مگر کبھی کسی سے کوئی جزانہ چاہی۔ ساری زندگی یکطرفہ احسان کا سلسلہ جاری رکھا۔

ان کی شہادت کے موقعہ پر مئیں نے خطبہ میں جماعت کو سمجھایا کہ "یہ جو شہادتیں ہو رہی ہیں۔ ان شہادتوں کے نتیجہ میں وہ پاکیزہ لوگ اور وہ پیارے وجود پاکستان سے رخصت ہو رہے ہیں جو دراصل پاکستان کی بقا کے ذمہ دار ہیں۔ یہ ایسے وجود ہیں کہ جن پر خدا کی رحمت کی نظر پڑتی ہے تو باقی لوگ بھی بخشے جاتے ہیں"۔

پسماندگان میں آپ نے بیوہ محترمہ ناصرہ بنت ظریف جو بے حد مخلص اور فدائی احمدی ہیں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے جو اخلاص میں والدین ہی کے رنگ میں رنگین ہیں۔ بیٹی نصرت بنت عقیل اہلیہ میجر طارق بن ابراہیم کراچی میں مقیم ہیں۔ دونوں بیٹے مسلم بن عقیل اور عون بن عقیل ناروے میں آباد ہیں۔ دونوں ڈاکٹر ہیں اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہیں۔

شہادت محمود احمد صاحب اٹھوال شہید پنوں عاقل۔ سندھ۔ یہ اب وقت ہو چکا ہے میں اسی لئے نظر بار بار اٹھا کے دیکھتا رہا ہوں۔ یہ باقی ذکر بعد میں چلیں گے۔

تنزانیہ کے عالمی تجارتی میلہ (سبع سبع) میں

جماعت احمدیہ کا سٹال

تاریخ سبع سبع

ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین ایک سیاسی پارٹی ہے جو کہ ۷؍جولائی ۱۹۵۴ء کو شروع ہوئی۔ اس پارٹی کا لیڈر "Mwalim Julias Kambarage Nyerere" تھا۔ جس نے ٹانگانیکا کی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی۔ آخر وہ اس مقصد میں کامیاب ہوا۔ ۹؍دسمبر ۱۹۶۱ء کو ٹانگانیکا اور زنزیبار (Zanzibar) نے آزادی حاصل کی اور دونوں مل کر تنزانیہ بنے۔ اس کا نام ایک احمدی دوست مکرم اقبال ڈار صاحب نے رکھا جس نے ٹانگانیکا اور زنزیبار کے پہلے تین تین حروف لئے اور آخر پر ی اور ہ کا اضافہ کیا۔ اس طرح ایک احمدی دوست کی تجویز پر اس کا نام تنزانیہ تجویز ہوا۔ چنانچہ تنزانیہ کی آزادی کے بعد ٹانگانیکا نیشنل یونین نے ہر سال ۷؍جولائی کو اس دن کو منانے کا اہتمام کیا۔ ملک کے ہر ریجن میں ایک بڑی جگہ سبع سبع کے لئے مقرر کی گئی۔ دارالسلام میں ہر سال بڑے جوش و خروش سے سبع سبع کا تجارتی میلہ منایا جاتا ہے۔

امسال ۱۹۹۹ء میں سبع سبع کا باقاعدہ افتتاح تنزانیہ کے صدر ہز ایکسی لینسی William Benjamin Makapa اور موزنبیق کے صدر ہز ایکسی لینسی Joachim Chisano نے ۲؍جولائی کو کیا۔

تجارتی میلہ میں جماعت احمدیہ کا کردار

اس تجارتی میلہ میں جماعت احمدیہ تنزانیہ ہر سال شرکت کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ تنزانیہ نے ایک بہت بڑا ہال بنا رکھا ہے جس میں جماعتی کتب، رسائل، مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی نمائش کی جاتی ہے۔ شروع شروع میں جماعت کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مخالفت میں مسلم اور غیر مسلم دونوں گروپ پیش پیش تھے لیکن اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام مخالفتوں کے باوجود جماعت احمدیہ بھرپور ترقی کے ساتھ سبع سبع میں شرکت کر رہی ہے۔

سبع سبع یکم جولائی سے شروع ہو کر ۱۰؍جولائی تک رہتی ہے۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ نے اپنے ہال کو سجانے اور گراؤنڈ کو تیار کرنے کے لئے ۱۵؍جون سے کام شروع کر دیا تھا۔ خدام نے وقار عمل کے ذریعہ سارے متعلقہ حصہ کی صفائی کی اور ہال کو رنگ و روغن کیا۔ اس طرح معمولی خرچ کے ساتھ جماعت احمدیہ نے اپنے ہال کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ سجالیا۔

احمدیہ مسلم مسجد

تجارتی میلہ سبع سبع میں احمدیہ بک سٹال کی نمایاں حیثیت میں اضافہ کرنے والی احمدیہ مسلم مسجد ہوتی ہے۔ جو ہر سال آئرن شیٹ کے ساتھ تیار کی جاتی ہے۔ اس مسجد میں مرد و زن کے لئے الگ الگ جگہ مقرر کی جاتی ہے اور وضو کا بھی مناسب بندوبست کیا جاتا ہے۔ اس سارے تجارتی میلہ میں صرف ایک یہی مسجد ہے اور کوئی مسجد نہیں ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

سبع سبع کے احمدیہ بکسٹال کے ساتھ ڈش انٹینا لگایا جاتا اور M T A دکھایا جاتا ہے۔ MTA خاص طور پر تنزانیہ کے عوام الناس اور غیر ملکیوں کے لئے دلچسپی کا موجب ہوتا ہے جہاں اس MTA کو دیکھ کر دشمن اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے وہاں ہزاروں مسلمان اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ واحد احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن ہے جو عالمگیر سطح پر تمام مسلمانوں کی نمائندگی کر رہا ہے۔ اس ٹی وی پر نشر ہونے والے اسلامی پروگرام صحیح طور پر اسلام کی عکاسی کر رہے ہیں۔

نمائش

اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح جماعت احمدیہ نے بہت بڑی تعداد میں اسلامی کتب کی نمائش کی۔ ان کتب میں نمایاں طور پر قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات کے تراجم، سواحیلی کتب، اسلامی مضامین پر مشتمل مختلف زبانوں میں لٹریچر۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اور ترقی کے بارہ میں شائع شدہ کتب اور تصاویر قابل ذکر ہیں۔ اس نمائش میں جہاں ایک طرف M.T.A کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا جا رہا تھا وہاں دوسری طرف وی سی آر کے ذریعہ جماعتی کارکردگی کے پروگرام کی کیسٹس بھی دکھائی جا رہی تھیں۔ اس نمائش کا انفرادی اور اجتماعی تعارف آنے والے مہمانان کرام کو کروایا جاتا رہا۔

امسال اس نمائش سے ایک لاکھ بیس ہزار افراد نے استفادہ کیا۔

اس نمائش کے ذریعے امسال جماعت احمدیہ تنزانیہ نے دو لاکھ شلنگ کی کتب فروخت کیں اور اس میلہ کے موقع پر دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۹۶ افراد کو پیغام حق قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور بے شمار افراد نے ایڈریس نوٹ کیئے اور ہم نے بھی ان کے ایڈریس لکھے تاکہ آئندہ مسلسل رابطہ سے یہ لوگ بھی جلد حق کو قبول کرلیں۔ (آمین)

مقامی ٹی وی سی ای این پر خبریں

مقامی ٹی وی "CEN" نے دو دن جماعت کے نمائشی بک سٹال کے بارہ میں خبریں نشر کیں اور ڈیوٹی پر موجود مکرم عبدالرحمٰن صاحب معلم سلسلہ کا انٹرویو لیا اور خبروں کے دوران اس کو بھی نشر کیا۔

(رپورٹ مرسلہ: مظفر احمد درانی
امیر جماعت احمدیہ کینیا)

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

درود شریف کیا ہے؟

محترم مولانا
محمد انعام غوری
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درود وسلام پڑھنا فرض ہے

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (الاحزاب:۵۷)

ترجمہ: اللہ یقیناً اس نبی پر (یعنی حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر) اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں) اے مومنو! تم بھی اس نبیؐ پر درود بھیجتے اور سلامتی مانگتے رہا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں دو لفظ بیان ہوئے ہیں صلوا علیہ۔ وسلموا تسلیما

ان کے معنے عربی لغت کی مشہور کتاب مفردات امام راغبؒ کے حوالے سے درج ذیل ہیں۔

ا۔ صلوٰۃ کا لفظ دُعا دینے کے معنوں میں ہے جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

اور اُن کے حق میں دُعائے خیر کرو کہ تمہاری دُعا اُن کیلئے تسکین کا موجب ہے۔

☆ اللہ اور اس کے فرشتوں کی صلوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں رحمت کے معنوں میں لی جاتی ہے جیسے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اولٰئک عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (بقرہ:۱۵۸) کہ یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی طرف سے رحمت اور مہربانی ہے۔

☆ سلموا کا لفظ سلامۃ سے ماخوذ ہے جسؔ کے معنے ظاہری اور باطنی آفات سے پاک اور محفوظ رہنے کے ہیں۔ جیسے سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْيَاسِيْنَ۔

(سورۂ صافات:۱۳۱)

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى العلمين

(الصفت:۸۰) سلام علیٰ موسیٰ و ھرون

(الصفت:۱۲۱) سلام علیٰ ابراھیم

(الصفت:۱۱۰)

مفردات میں لکھا ہے کہ لوگوں کی جانب سے تو سلامتی بذریعہ قول مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی بالفعل مراد ہے یعنی جنت عطا فرمانا جیسے اہلِ جنّت کے متعلق فرمایا لھم دار السلام۔ ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے۔

درود کس طرح بھیجا جائے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ فریضہ کس طرح ادا کیا جائے یہی سوال صحابہ کے دلوں سے اُٹھا تھا چنانچہ بخاری اور مسلم میں یہ حدیث آئی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپؐ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

یعنی اے اللہ! تو محمد اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراھیم اور ابراھیم کی آل پر درود بھیجا۔ اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تو نے ابراھیمؑ اور ابراھیمؑ کی آل کو برکت عطا کی یقیناً تو بہت حمد اور بہت بزرگی والا ہے۔

سلام کسطرح کہا جائے

یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو آپ کی زندگی میں آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر سلامتی کی دُعا دیتے تھے اسلئے انہوں نے عرض کیا تھا کہ سلام کہنے کے طریق کا تو ہمیں علم ہے لیکن درود پڑھنے کا ہمیں علم نہیں ہے۔ تو جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو درود پڑھنے کا طریقہ سکھایا وہاں اُن کے علاوہ قیامت تک بعد میں آنے والے مسلمانوں کو سلام کہنے کا طریقہ بھی سکھادیا۔ ورنہ بعد میں آنے والے آپؐ پر غائبانہ سلامتی کا پیغام کس طرح بھیجتے اور کس طرح سلموا تسلیما کا الٰہی حکم بجالاتے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات میں سلام کہنے کا یوں طریقہ سکھایا:۔

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ اے نبی کریمؐ! آپ پر اللہ کی سلامتی اور اس کی رحمتیں و برکتیں ہر آن نازل ہوتی رہیں۔

پھر اس کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بھی اور تمام صالح بندوں کیلئے بھی سلامتی کی دُعا سکھاتے ہوئے آگے یہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے والسلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔

ہر نماز کے تشہد (قعدہ) میں درود و سلام پڑھنے کا حکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کس قدر عظیم احسان ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آنحضرت صلعم پر درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا وہاں آنحضرت ﷺ نے قیامت تک آنے والے مسلمانوں مومنوں کو نہ صرف درود اور سلام بھیجنے کا طریق سکھایا بلکہ ہر نماز میں التحیات اور درود شریف کا پڑھنا لازمی قرار دیکر اس حکم الٰہی کی بجا آوری میں ہم جیسے کمزور بندوں پر بے حد کرم فرمادیا کہ اگر نمازوں کے علاوہ زائد اوقات میں باقاعدہ وظیفہ کی صورت میں درود شریف پڑھنے کی کسی کو توفیق نہیں بھی ملتی تو کم از کم ہر نماز کے ہر تشہد (قعدہ) میں تو التحیات میں سلام اور پھر درود شریف پڑھنے کی توفیق پا ہی لیتا ہے کیونکہ اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہو سکتی اگر پانچ نمازوں کی فرض اور سنتوں کو ہی شمار کیا جائے تو کم از کم سترہ مرتبہ تشہد (قعدہ) میں بیٹھنا پڑتا ہے اور سترہ مرتبہ التحیات اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جاتا ہے۔

ویسے تو پوری نماز ہی دُعا ہے اس لئے اس کا نام صلوٰۃ رکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے۔ اپنی ذات کیلئے اپنے بھائیوں اور صالح بندوں کیلئے جو رحمت اور برکت کی دعا مانگنی سکھائی گئی ہے اس کو جس حد تک ممکن ہو سمجھ کر اور غور و فکر کے ساتھ نہ پڑھا جائے تو اس دُعا کا مقصد پورے طور پر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے خصوصاً نفلی نمازوں میں تشہد میں التحیات کو اور درود شریف کو غور سے اور توجہ سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وباللہ التوفیق۔

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اس طریق اور سنت سے ہٹ کر بعض لوگ نماز کے بعد جو اجتماعی طور پر کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھتے ہیں وہ مولویوں کے بنائے ہوئے طریق ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے صحابہ سے یہ طریق ثابت نہیں ہے۔

درود شریف کیا ہے اور کیوں پڑھا جاتا ہے؟

سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا آنحضرت ﷺ ہم جیسے کمزوروں اور گنہگاروں کی دُعا کے محتاج ہیں؟ جبکہ ہر آن اللہ اور اُسکے فرشتے آپ کیلئے رحمت و برکت اور سلامتی کے سامان کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر اللہ نے بندوں کو یہ کیوں حکم فرمایا ہے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہا کرو۔ اس کی حکمت آپؐ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ہمارے درود و سلام آنحضرت ﷺ کی طرف پہنچ کر پھر بہت ساری خیر و برکت لیکر ہماری طرف ہی واپس لوٹتے ہیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"درود شریف کے طفیل ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔۔۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تا کہ اُس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

(اخبار الحکم ۲۸ر فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

پھر اپنی فعلی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔۔۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے۔ اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوتے ہیں اور اُن کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھذا بما صلیت علی محمد۔

(یعنی یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں) [حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸ حاشیہ]

پس درود شریف کی برکات کو حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے پوری توجہ اور انہماک سے پڑھا جائے۔ ایک صحابی حضرت مولوی غلام حسین صاحبؓ ڈنگوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور! مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو میں پڑھا کروں۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"ہمارے ہاں تو کوئی ایسا وظیفہ نہیں ہے۔ ہاں استغفار بہت کیا کریں۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے آپؐ پر کثرت سے درود بھیجا کریں۔ بس یہی وظیفہ ہے۔

حضرت ملک غلام حسین صاحبؓ رہتاسی نے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں میں نے عرض کیا کہ پہلے ہم لوگ شیعہ تھے اور اُس وقت ہم اہل بیت نبویؐ پر بہت درود بھیجتے تھے۔ اب کونسا درود شریف پڑھا کریں۔

فرمایا:۔ "جو درود شریف نمازوں میں پڑھا جاتا ہے وہی پڑھا کریں" میں نے عرض کیا کہ کتنی بار روزانہ درود شریف پڑھا کروں۔

فرمایا "کسی خاص تعداد کی شرط نہیں اور نہ اس کی ضرورت ہے بلکہ سوچ سمجھ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے آسانی سے جس قدر پڑھا جا سکے اسی قدر پڑھا کریں"۔

شرائط بیعت جن پر عمل کرنے کا عہد کر کے

باقی صفحہ (۱۲) کالم (۲) پر ملاحظہ فرمائیں

آیت نمبر ۱۱۱ اور پھر آیت نمبر ۱۹ کے حوالے سے بیعت کے مضمون پر روشنی ڈالی۔ حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی بیعت سے متعلق بتایا کہ کن امور سے متعلق آپ بیعت لیا کرتے تھے۔ ان میں اقامت صلاۃ، ایتاء زکوٰۃ، مسلمانوں کی خیر خواہی، اطاعت اور اولوالامر سے جھگڑا نہ کرنے کے امور شامل تھے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں سے اللہ نہ کلام کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا۔ ایک وہ جس کے پاس اس کی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافر کو اس سے محروم رکھے۔ دوسرا وہ جو اپنی دنیاداری کی خاطر کسی امام کی بیعت کرے کہ اگر تو وہ اسے مطلوبہ چیز دے دے تو وہ عہد بیعت نبھائے گا ورنہ نہیں۔ اور تیسرے وہ جو عصر کے بعد بازار میں کوئی چیز بیچنے کے لئے نکلے اور خلاف واقعہ قسم کھا کر کہے کہ مجھے اس کی فلاں قیمت مل رہی تھی حالانکہ وہ نہ مل رہی ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف احادیث نبویہ کے حوالہ سے بیعت کی اہمیت اور اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ صحابہ تو بیعت ہی جان قربان کرنے کی کیا کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر کی جانے والی بیعت اس کی مثال ہے۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی گھر میں آنے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لئے دروازے کھلے ہیں اور یہ گھر کشادہ ہے اور ایسا کشادہ ہے جو کبھی تنگ نہیں ہوگا۔ اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسیح موعودؑ کے روحانی گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرو۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی۔ حضور نے عالمی بیعت کے حوالہ سے فرمایا کہ اس بیعت کے نتیجہ میں نیک اعمال کا بیج بویا جارہا ہے۔ کثرت سے آنے والوں کی اگر ہم نے حفاظت نہ کی تو یہ تخم ضائع ہو جائے گا۔ پس تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو۔

☆......☆......☆

احمدی ڈاکٹر صاحبان اور ڈینٹسٹ متوجہ ہوں

گیمبیا میں خدمت کے لئے ڈاکٹر صاحبان اور ڈینٹسٹ حضرات کی ضرورت ہے۔ لہذا جو ڈاکٹر صاحبان اور ڈینٹسٹ گیمبیا میں خدمت اور وقف کا جذبہ رکھتے ہوں اور وہاں جانے کے لئے تیار ہوں وہ اپنے جملہ کوائف مع سندات کی مصدقہ فوٹو کاپی اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر جماعت کے توسط سے ایک ماہ کے اندر نظارت امور عامہ کو بھجوائیں۔ تاکہ کاروائی کے لئے مذکورہ کوائف لندن بھجوائے جاسکیں۔

اپنے کوائف میں اس امر کی وضاحت ضرور کریں کہ وقف کرنے والے شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ اگر میاں بیوی دونوں ڈاکٹر ہیں اور دونوں وقف کرنا چاہتے ہیں تو دونوں کے کوائف ارسال فرمادیں۔ جماعتوں کے امراء / صدر صاحبان بھی اس بارہ میں جائزہ لے کر نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدر آباد

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدر آباد نے سالانہ اجتماع زیر صدارت محترم صوبائی امیر صاحب فلک نما مورخہ ۲۵ جولائی کو منعقد کیا۔

کاروائی کا آغاز مکرم حافظ عبدالقیوم صاحب صابر کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم داؤد احمد صاحب ضمیر کی نظم کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد نے اپنی مختصر تقریر میں خدام واطفال کے سالانہ اجتماع کے انعقاد پر نیک خواہشات کا اظہار فرماتے ہوئے دعا کے ساتھ اجتماع کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔

قبل ازیں خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات ۱۸ جولائی ۱۹۹۹ کو ہوئے تھے۔ جس میں خدام واطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ دوپہر کو مکرم خلیل احمد صاحب کی طرف سے کھانے کا انتظام تھا۔

علمی مقابلہ جات کا سلسلہ ۲۵ جولائی کو صبح گیارہ بجے شروع ہوا۔ جس میں اطفال الاحمدیہ گروپ "الف" تا "د" نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بعدہٗ خدام الاحمدیہ کی طرف سے دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔ کھانے کے معاً بعد خدام کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد منعقد ہوئی تلاوت قرآن کریم حافظ عبدالقیوم صاحب نے کی مکرم شجاعت حسین صاحب کی نظم کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد نے خدام اطفال کی مساعی کو سراہا اور خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے۔

اس موقع پر خاکسار کی حیدر آباد آنے کے سلسلہ میں گل پوشی کی گئی۔ مکرم عبدالمنان صاحب صوبائی قائد آندھرا نے آخر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا اجتماع کے موقعہ پر مکرم ڈاکٹر احمد عبدلماجد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد، مکرم وسیم احمد صاحب انصاری، مکرم قمر الحق صاحب، مکرم طاہر احمد غوری اور مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب نے خاص طور پر تعاون دیا۔

آخر میں مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد نے دعا کروائی۔ اور اجتماع خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع میں خدام واطفال کے علاوہ انصار بزرگان اور ممبرات لجنہ اماء اللہ نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ اور ہماری حقیر مساعی قبول ہو۔

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدر آباد)

وزیر مملکت برائے مذہبی امور آئیوری کوسٹ
آنریبل لیئون کوناں کوفی (Leon Konan Koffi) کا
صدر مملکت آئیوری کوسٹ
کے پیغام پر مشتمل خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر ۳۰ جولائی کو انتتاحی اجلاس میں آنریبل Leon Konan Koffi وزیر مذہبی امور نے صدر مملکت آئیوری کوسٹ کا جو پیغام پڑھ کر سنایا اس کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے:

جماعت احمدیہ کے لندن میں منعقد ہونے والے اس بین الاقوامی جلسہ سالانہ میں خاکسار وزیر مملکت برائے مذہبی امور اپنے تمام ارکان وفد کے ہمراہ شرکت کرتے ہوئے از حد خوشی محسوس کر رہا ہے۔ اس وفد کی قیادت کا حکم خود صدر مملکت کی طرف سے ملا۔

اس جلسہ میں شرکت کی محبت بھری دعوت کے بعد صدر مملکت نے تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ بندہ جماعت احمدیہ کے سربراہ کا جو از حد قابل احترام ہیں اور تمام جماعت احمدیہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا

صدر مملکت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک جن میں آئیوری کوسٹ کو خاص اہمیت حاصل ہے کے لئے یہ محبت بھری دعوت خیر سگالی کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے۔ اسی طرح سے آئیوری کوسٹ حکومت کی طرف سے عوام کی معاشی، سماجی اور تہذیبی ترقی کے لئے بنائے گئے پروگراموں میں شرکت کی خواہش کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

۱۹۶۳ء میں آئیوری کوسٹ میں جماعت احمدیہ کے قیام کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی ملکی خدمات صرف تبلیغ کے میدان تک ہی محدود نہیں ہیں۔ بلکہ دیگر شعبوں میں یہ خدمات ایک شہری کے اچھا انسان بننے اور بہتر زندگی گزارنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ اسی لئے صدر مملکت از حد خوشی محسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں "ان کے عوام کی تعمیر نو اور ترقی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ اور ان کے خیالات میں از حد ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

حکومت آئیوری کوسٹ کے نمائندوں کی اس جلسہ میں شرکت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ عوام کی مذہبی اور سماجی ترقی کی نیک تمنائیں رکھنے والوں کو ہمیشہ حکومت کی تائید حاصل رہے گی اور صدر مملکت ہز ایکسی لینسی جناب Henry Konan Bedie کی سربراہی میں حکومت نے ہمیشہ اخوت اور اتحاد کے لئے کام کرنے والوں کے ساتھ تعاون کیا ہے۔

شمالاً جنوباً ظلم وستم کی داستانیں ہیں۔ فاقہ کشی کے قصے، معصوموں کا قتل، سب ایک عام سی بات دکھائی دیں گے۔ ایسے حالات میں بھی آئیوری کوسٹ ایک ایسا ملک بننے کا خواہاں ہے جو امن کا گہوارہ بن جائے۔ لوگوں میں حقیقی طور پر جذبہ تحمل اور برداشت ہو۔ جہاں تمام مذاہب کو مکمل آزادی ہو۔ اسی وجہ سے آئیوری کوسٹ کے قومی ترانہ میں اخوت کا لفظ سنہری لفظوں میں لکھا ہوا ہے۔ اور یہی وجہ حکومتی وفد کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی ہے۔ اسی وجہ سے ایک آئیورین خلوص دل سے کہہ اٹھتا ہے "دل کا امن، روح کا امن اور حقیقی انسانوں کے درمیان امن ہی میرا مطمح نظر ہے۔

مہمانان کرام!

خاکسار جماعت احمدیہ کی روحانی، معاشی اور سماجی ترقی کے لئے کوششوں کو صدر مملکت اور آئیوری کوسٹ کے عوام کی طرف سے سلام کرتا ہے۔ جہاں جماعت نے مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کوششیں کی ہیں وہاں آئیوری کوسٹ کے عوام کے لئے جماعت احمدیہ کی صحت کے میدان میں کوششیں بھی ناقابل فراموش ہیں۔ اجامے (Adjame) کا مرکز صحت خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ دیگر سنٹرز کا پروگرام بھی زیر منصوبہ ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ہمارے عوام ان سے بہتر استفادہ کر سکیں گے۔

مہمانان کرام!

اپنے اس خطاب کے آخر پر آپ کی طرف سے ہمارے زبردست استقبال کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ محبت اور اخوت کے ہم آہنگ جذبات کے باعث ہم اکٹھے ایسی دنیا کا قیام کر سکیں گے جس میں امن ہی امن ہو اور ہماری آئندہ نسلیں مذہب کی راہ پر چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی تعلیم پر عمل پیرا ہو سکیں۔

خدا تعالیٰ ہم سب پر اپنے فضل نازل فرمائے تاکہ اس قسم کے مواقع ہمیں ملتے رہیں۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور حفاظت ہمارے شامل حال ہو اور ہم اس کی حمد کے گیت گاتے رہیں۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم   گرکفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اُس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم کی محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

(دوسری قسط)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، السلام علیکم اور انشاء اللہ لکھنے پر مقدمہ

قصور شہر میں ایک مقدمہ فضل حسین پریذیڈنٹ مجلس ختم نبوت قصور کی درخواست پر پولیس نے زیر دفعات 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان مورخہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو مندرجہ ذیل احمدی مسلمانوں کے خلاف درج کیا۔

۱۔ شیخ محمد یوسف صاحب۔ ۲۔ شیخ محمد اسلم صاحب۔ ۳۔ بیگم شیخ محمد اسلم صاحب۔ ۴۔ مسز فریدہ فرحت صاحبہ۔ ۵۔ ملک عبدالرب صاحب۔ ۶۔ خواجہ خلیل احمد صاحب۔ ۷۔ کیپٹن محمد زکریا صاحب۔ ۸۔ ساجد ندیم صاحب۔ ۹۔ شیخ محمد انور صاحب۔

درخواست میں لکھا گیا کہ ان احمدیوں نے ایک شادی کارڈ شائع کیا ہے جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم، السلام علیکم اور انشاء اللہ کے الفاظ تحریر تھے۔

رسالہ "انصاراللہ" کے خلاف توہین رسالت کا ایک اور مقدمہ

ٹنڈو آدم تھانہ میں ایک اور مقدمہ مولوی احمد میاں حمادی نے رسالہ ماہنامہ انصاراللہ کے ایڈیٹر مرزا محمد دین صاحب ناز، پبلشر چوہدری محمد ابراہیم صاحب، پرنٹر قاضی منیر احمد صاحب اور مینجر رسالہ انصاراللہ کے خلاف زیر دفعات 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان ۱۱ر ستمبر ۱۹۹۰ء کو دائر کیا۔

ملاں حمادی نے اپنی تحریری درخواست میں لکھا کہ مورخہ ۹۰-۳-۲۱ کو مجھے ڈاک کے ذریعہ ایک لفافہ ملا جس میں ہلکے سبز رنگ کا کارڈ تھا۔ اوپر بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم لکھا ہوا تھا اور نیچے مینجر ماہنامہ انصاراللہ کے دستخط تھے۔ چونکہ احمدی "محمد رسول اللہ" سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں اس طرح رسول اللہ کی بے حرمتی کی ہے۔ **نیز بسم اللہ شریف لکھ کر خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے اور میرے مذہبی جذبات مجروح کئے ہیں** لہٰذا دفعہ 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان کے تحت قانونی کارروائی کی جائے۔

☆......☆......☆

احمدی ایڈووکیٹ پر توہین رسالت کا مقدمہ

مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ایک مقدمہ مکرم محمد اشرف صاحب سندھو ایڈووکیٹ لاہور کے خلاف زیر دفعہ 295/C مولوی محمد رمضان نے تھانہ باغبانپورہ لاہور میں درج کرایا۔ مولوی نے اپنے بیان میں احمدی ایڈووکیٹ پر الزام لگایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے ہیں۔

خداتعالیٰ کے فضل سے عدالت نے مولوی کو جھوٹا قرار دے کر محمد اشرف صاحب سندھو ایڈووکیٹ کو باعزت بری کر دیا۔

☆......☆......☆

کلمہ طیبہ لکھ کر توہین رسالت کی گئی

سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے ایک بدنام ترین مولوی صاحبزادہ سلمان منیر کی تحریری درخواست پر مندرجہ ذیل احمدی مسلمانوں کے خلاف ایک مقدمہ زیر دفعات 295/C اور 298/C تعزیرات پاکستان مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۹۱ء کو تھانہ سمبڑیال میں درج کیا گیا۔ ان کا جرم مسجد احمدیہ پر کلمہ طیبہ تحریر کرنا بتایا گیا۔

۱۔ مکرم خواجہ محمد امین صاحب ۲۔ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب ۳۔ مکرم حمید الحسن شاہ صاحب ۴۔ مکرم محمد یوسف صاحب ۵۔ مکرم ملک نثار احمد صاحب ۶۔ مکرم محمود احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سمبڑیال۔

مولوی سلمان منیر نے پولیس کو اپنی درخواست میں لکھا کہ اس سے قبل علاقہ مجسٹریٹ نے اس مسجد اور کئی قادیانیوں کے گھروں سے کلمہ طیبہ کے متبرک الفاظ کو ہٹا کر محفوظ کیا تھا اور دوبارہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کے سلسلہ میں مقدمات درج تھے جو ابھی تک زیر سماعت ہیں۔ اس کے باوجود **قادیانیوں نے اپنی مسجد پردیدہ دانستہ طور پر کلمہ طیبہ لکھ** کر قانون کی صریح خلاف ورزی کی ہے اور **تمام مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے**۔ چونکہ قادیانی اپنے مذہب کے مطابق محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں اور اس طرح توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں لہٰذا قادیانیوں کی ایگزیکٹو باڈی کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔

☆......☆......☆

دوکانوں اور مسجد پر کلمہ طیبہ لکھنے کی وجہ سے ایک اور مقدمہ

دوکانوں اور مسجد پر کلمہ طیبہ لکھنے کی وجہ سے ایک اور مقدمہ شاہد امین بھٹی مسلم مجاہد فورس چونڈہ نے مورخہ ۲۱ر ستمبر ۱۹۹۱ء کو زیر دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان تھانہ پھلورہ سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل احمدیوں کے خلاف درج کرایا:

۱۔ مکرم غفار احمد بٹ صاحب ۲۔ مکرم بشارت احمد بٹ صاحب ۳۔ مکرم محبوب احمد بٹ صاحب ۴۔ مکرم محمد یعقوب بٹ صاحب ۵۔ مکرم محمد اسلم مغل صاحب ۶۔ مکرم رحمت اللہ صاحب ۷۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب امیر جماعت چونڈہ۔

اس نے درخواست میں لکھا "قادیانی گروہ کی اسلام دشمن اور ملک دشمن سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل گزارشات کی جاتی ہیں کہ قادیانی گروہ پاکستانی آئین کی رو سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور کوئی بھی قادیانی صدارتی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت شعائر اسلامی جیسے مسجد، کلمہ طیبہ، تبلیغ اسلام، اذان، قرآن اور رسالت وغیرہ قصداً اشارۃً کنایۃً بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ہم پرزور استدعا کرتے ہیں کہ ان کے خلاف پاکستانی قانون کے مطابق فوری طور پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/C کے تحت مقدمہ درج کر کے گرفتاریاں عمل میں لائی جاویں۔

☆......☆......☆

جھوٹا الزام لگاکر توہین رسالت کا مقدمہ قائم کردیا

مورخہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کو شاہدرہ لاہور کے ایک بدبخت شخص محمد مظفر چغتائی ولد محمد اصغر چغتائی نے مکرم حبیب اللہ صاحب سوشل سیکیورٹی آفیسر شاہدرہ پر سراسر جھوٹا الزام لگاکر زیر دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان تھانہ شاہدرہ میں ایک مقدمہ درج کرایا۔ پولیس کو درخواست دیتے ہوئے اس نے کہا کہ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کو جب وہ اپنی دوکان چغتائی ٹائم سنٹر میں موجود تھا نعمت اللہ خان نیازی ولد احمد خان نیازی اسسٹنٹ کنٹری بیوشن سیکشن لوکل آفس شاہدرہ نے میری اور میرے دو ساتھیوں ناصر زمان پیرزادہ ولد محمد جمیل اسسٹنٹ سوشل سیکیورٹی شاہدرہ اور فرید رانا ولد محمد عاشق جونیئر کلرک سوشل سیکیورٹی شاہدرہ کی موجودگی میں بتایا کہ حبیب اللہ قادیانی سوشل سیکیورٹی آفیسر شاہدرہ نے کہا کہ "حضرت زینب پر رسول اللہ ﷺ عاشق ہوگئے تھے اور انہیں طلاق دلواکر خود نکاح کر لیا (نعوذباللہ)"۔ اس طرح رسول کریم ﷺ کی توہین کی گئی ہے جس سے میرے مذہبی جذبات مجروح ہوئے لہٰذا اس کو زیر دفعہ 295/C فوری گرفتار کر کے قانونی کارروائی کی جائے۔

یہ مقدمہ اوصاف علی خان سیشن جج کی عدالت میں سماعت کے لئے پیش ہوا جنہوں نے مکرم حبیب اللہ صاحب کو یکم اگست ۱۹۹۲ء کو اس الزام سے باعزت بری کر دیا۔

☆......☆......☆

قرآن کریم کا ترجمہ کرنے پر مقدمہ

مورخہ ۵ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو مکرم خان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور مکرم رفیق احمد صاحب نعیم کے خلاف سرائیکی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی وجہ سے زیر دفعہ 295/A تعزیرات پاکستان تھانہ ڈیرہ غازیخان میں ایک مقدمہ درج کیا گیا۔

روزنامہ ڈان پاکستان کی ۲۶ر اپریل ۱۹۹۲ء کی اشاعت کے مطابق یہ مقدمہ مولوی اللہ وسایا امیر مجلس ختم نبوت ڈیرہ غازیخان کی درخواست پر درج کیا گیا۔ اس نے اپنی درخواست میں لکھا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جا چکا ہے مگر پھر بھی انہوں نے **قرآن مجید کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔**

مقدمہ کے اندراج کے بعد مورخہ ۲ جنوری ۱۹۹۲ء کو رفیق احمد صاحب نعیم کو گرفتار کر لیا گیا اور مورخہ ۳۰ر جنوری کو عدالت نے دونوں کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔ اس طرح مکرم خان محمد صاحب بھی گرفتار ہو گئے۔

اسی دوران پولیس نے ان دونوں کے خلاف زیر دفعات 295/B اور 295/C تعزیرات پاکستان کا اضافہ کر دیا۔

یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دفعہ

295/A کے تحت سزا دس سال قید تک ہو سکتی ہے جبکہ 295/B کے تحت سزا عمر قید اور دفعہ 295/C کے تحت سزائے موت مقرر ہے۔

مولوی حضرات نے اس مقدمہ کے سلسلہ میں جماعت کے خلاف خوب شور مچایا۔ چنانچہ روزنامہ جنگ لاہور کے ۱۶؍دسمبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ کی خبر کے مطابق مجلس احرار اسلام ربوہ کے رہنما مولوی اللہ یار ارشد اور سپاہ صحابہ سرگودھا کے مولوی احمد علی نے **قرآن مجید کا سرائیکی ترجمہ کرنے پرسزائے موت کامطالبہ کیا ہے**۔ انہوں نے کہا "قادیانی پاکستان کے آئین کے مطابق کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے وہ نجس ہیں۔ وہ اللہ کے کلام کو ہاتھ نہیں لگا سکتے چہ جائیکہ اس کا ترجمہ کریں"۔

☆......☆......☆

کوٹری سندھ کے احمدی مسلمانوں پر توہین رسالت کامقدمہ

مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۹۲ء کو پولیس کوٹری سندھ میں واقع مسجد کے لئے پلاٹ جس کی چاردیواری مکمل ہو چکی تھی اور اس میں مربی ہاؤس ہے پر چھاپہ مار کر مندرجہ ذیل چار احمدیوں کو گرفتار کر کے لے گئی۔

۱...... مکرم مبشر احمد صاحب
۲...... مکرم غلام باری صاحب
۳...... مکرم ناصر احمد بلوچ صاحب
۴...... مکرم عبد القدوس صاحب

ان پر الزام لگایا گیا کہ انہوں نے اپنے تبلیغی مرکز میں قادیانی فرقہ کی اچھائی بیان کی اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہے۔ اسطرح ان پر زیر دفعات 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان مقدمات قائم کئے گئے۔

☆......☆......☆

جمعہ کی نماز ادا کرنے کے جرم میں ایک اور مقدمہ

کوٹری میں ہی مورخہ ۳؍اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعہ تقریباً ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر پولیس کی بھاری جمعیت نے مجسٹریٹ کی سرکردگی میں دوبارہ چھاپہ مارا اور نماز جمعہ کے لئے آنے والے ۲۰ احمدی مسلمانوں کو گرفتار کر لیا جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

مکرم مظفر احمد صاحب، مکرم شہباز احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب، مکرم محمد اسلم صاحب، مکرم امتیاز احمد صاحب، مکرم عبد القدیر صاحب، مکرم افتخار احمد خالد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم سعید احمد صاحب، مکرم فاروق احمد صاحب، مکرم شاہد احمد صاحب تالپور، مکرم کاشف احمد بھٹی صاحب، مکرم عبد اللہ عابد صاحب، مکرم اسامہ منصور صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب، مکرم فرحان احمد صاحب (عمر ۱۲ سال)، مکرم مہتاب احمد صاحب (عمر ۱۳ سال)، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم اعجاز احمد صاحب، مکرم بخت علی صاحب۔

ان پر الزام یہ لگایا گیا کہ یہ تبلیغی اجتماع کر رہے تھے۔ ایک شخص خطبہ دے رہا تھا جس کا نام اعجاز احمد بتایا گیا اور وہ اسلام کے خلاف تقریر کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ رسول کریم ﷺ پر نبوت ختم نہیں ہوئی۔ رسول کریمؐ سے کئی غلطیاں ہوتی تھیں اور مذہب اسلام کے بارے میں توہین آمیز الفاظ بول رہا تھا۔ اس طرح پولیس نے ان کے خلاف زیر دفعہ 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کر لیا۔ پولیس نے گرفتار شدہ احمدیوں پر تشدد بھی کیا اور مزید گرفتاریوں کے لئے بعض گھروں میں چھاپے بھی مارے۔

☆......☆......☆

شادی کارڈ پر السلام علیکم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اور انشاء اللہ لکھنے پر مقدمہ

ننکانہ کے ایک احمدی دوست چوہدری ناصر احمد صاحب جو عدالت میں ایک وکیل کے منشی کے طور پر کام کرتے ہیں انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی جو ۱۵؍مئی ۱۹۹۲ء کو ہونا قرار پائی تھی شادی کا دعوت نامہ شائع کیا جس پر مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۹۲ء کو مہر شوکت علی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس ختم نبوت ننکانہ نے چوہدری ناصر احمد اور ۱۲ دیگر احباب کے خلاف پولیس کو تحریری درخواست دی جس میں لکھا کہ ناصر احمد تبلیغ احمدیت کا عادی مجرم ہے اور اس کے خلاف تبلیغ کرنے کے جرم میں پہلے بھی ایک مقدمہ تھانہ ننکانہ میں درج ہے۔

اس نے اب اپنی لڑکی کی شادی کے موقع پر جو دعوتی کارڈ جاری کیا ہے اس پر **السلام علیکم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، انشاء اللہ** اور نکاح مسنونہ کے الفاظ درج ہیں۔ یہ شعائر صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں اسلئے ان تمام افراد پر جن کے نام دعوتی کارڈ پر چھپے ہوئے ہیں زیر دفعات 298/C,295/A اور 295/C تعزیرات پاکستان مقدمات کا اندراج کیا جائے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تیرہ افراد پر یہ مقدمات بنائے گئے اور دعوتی کارڈ پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔

چوہدری ناصر احمد صاحب ننکانہ، بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب ننکانہ، چوہدری سرفراز احمد صاحب ننکانہ، بیگم چوہدری سرفراز احمد صاحب ننکانہ، اعجاز احمد صاحب ننکانہ، چوہدری محمد یوسف صاحب فیصل آباد، چوہدری سکندر پرویز کراچی، چوہدری بشیر احمد صاحب فیصل آباد، چوہدری خالد احمد صاحب کراچی، چوہدری اعجاز احمد صاحب لاہور، چوہدری بشیر احمد صاحب ننکانہ، چوہدری بابر صاحب ننکانہ، چوہدری شاہ رخ سکندر صاحب ننکانہ۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان افراد میں تین غیر احمدی تھے اور شاہ رخ سکندر ۹ ماہ کا بچہ تھا۔ ۹ ماہ کے بچہ کے اوپر مقدمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لندن سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ ایسٹرن آئی (Eastern Eye) نے لکھا کہ معلوم نہیں کہ جج اس ۹ ماہ کے بچے کو کیا سزا دے گا شاید وہ یہ حکم دے کہ اس کا پوتڑا (Nappy) ایک ماہ تک تبدیل نہ کیا جائے یا سزا کے طور پر اس کے تمام کھلونے ضبط کر لئے جائیں اور مولوی جس نے یہ مقدمہ درج کرایا ہے اس کی عقل کی داد دیتے ہوئے طنزیہ لکھتا ہے کہ وہ کس قسم کا انسان ہے۔ میرے خیال میں تو اس کا دماغ سائز میں چیونٹی کی دم سے بھی نصف معلوم ہوتا ہے۔

مقدمہ کے اندراج کے فوراً بعد مورخہ ۱۸؍مئی ۱۹۹۲ء کو چوہدری ناصر احمد اور بابر کو گرفتار کر لیا گیا۔ مورخہ ۹؍جون ۱۹۹۲ء کو بابر کو رہا کر دیا گیا کیونکہ پولیس کی تحقیقات کے مطابق وہ قصوروار نہیں تھا۔

مکرم ناصر احمد صاحب کی درخواست ضمانت ایڈیشنل سیشن جج ننکانہ نے مسترد کر دی لہذا ہائی کورٹ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ روزنامہ پاکستان لاہور کی ۴؍اگست ۱۹۹۲ء کی اشاعت کے مطابق ہائی کورٹ لاہور کے جسٹس میاں نذیر اختر نے ناصر احمد کی ضمانت بعد از گرفتاری اور تین افراد بشیر احمد، محمد یوسف اور اعجاز احمد کی ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواستیں مسترد کر دیں مگر اس کیس میں ملوث پانچ دوسرے افراد، اعجاز احمد، سرفراز احمد، بیگم سرفراز احمد، بیگم بلقیس ناصر احمد اور بابر کی عبوری ضمانتوں کی توثیق کر دی۔

ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ قادیانی جب بھی آنحضور ﷺ کا نام لیتے ہیں وہ اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں اور سارے شعائر اسلامی کو انہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس طرح ننکانہ کے قادیانی ناصر احمد کی طرف سے جاری کردہ دعوت نامہ پر **السلام علیکم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، انشاء اللہ** اور نکاح مسنونہ کے الفاظ واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ یہ دعوت نامہ کسی مسلمان کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ اس طرح دعوت نامہ بھیجنے والے قادیانی آئین اور تعزیرات پاکستان کے تحت سنگین جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ ۲؍اگست ۱۹۹۲ء کو سنایا۔

اس فیصلہ کی نقول حاصل کر کے فوری طور پر سپریم کورٹ میں فیصلہ کے خلاف اپیلیں دائر کر دی گئیں۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے جو جسٹس ڈاکٹر سید نسیم حسن شاہ، جسٹس شفیع الرحمٰن، جسٹس عبد الشکور سلام پر مشتمل تھا ہائی کورٹ کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ **السلام علیکم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، انشاء اللہ** اور نکاح مسنونہ کے الفاظ جو شادی کارڈ پر شائع ہوئے کسی مسلمان یا کسی اور شخص کے جذبات مجروح نہیں کر سکتے اور جس شخص پر ایسا الزام عائد کیا گیا ہو اس کی مذہبی بنیاد اور حالات دیکھ کر ایسا فیصلہ کرنا چاہئے۔ عدالت نے یہ فیصلہ بھی دیا کہ یہ الفاظ توہین رسالت کے زمرے میں نہیں آتے۔ اس طرح سپریم کورٹ کے فل بنچ نے ہائی کورٹ کے فیصلہ کو نظرانداز کر کے تمام احمدی احباب کی ضمانت منظور کر لی۔

اس طرح مقدمہ کی سماعت ایڈیشنل سیشن جج ننکانہ میں شروع ہوئی اور مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۹۴ء کو ناصر احمد پر **السلام علیکم، بسم اللہ**

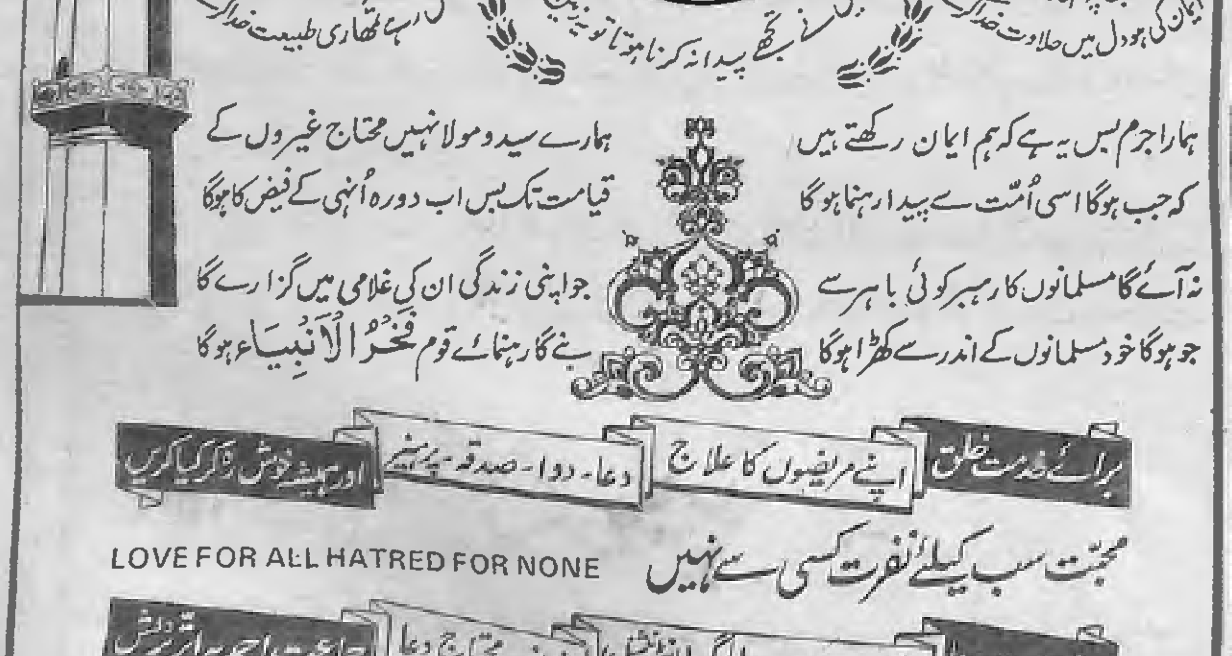

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

الرحمن الرحیم، انشاء اللہ اور نکاح مسنونہ وغیرہ شعائر اسلامی استعمال کرنے پر دفعہ 295/A کے تحت نیز نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم لکھنے پر دفعہ 295/C کے تحت اور ان شعائر اسلامی کو استعمال کرنے کی وجہ سے خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان فرد جرم لگائی گئی۔

مورخہ ۲۳/اپریل ۱۹۹۵ء کو ایڈیشنل جج محمد اکرم زکی نے اس کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے مکرم ناصر احمد صاحب کو چھ سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا زیر دفعہ 298/C اور 295/A سنائی جب کہ سپریم کورٹ کی رولنگ کے مطابق اس کیس میں "توہین رسالت" کا اطلاق نہیں ہوتا۔

☆......☆......☆

خطوط کا سرقہ کر کے احمدیوں پر توہین رسالت کا مقدمہ

ٹنڈو آدم سندھ کا مولوی احمد میاں حمادی جو خود کو صوبائی کنوینر عمل مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ و کارکن شوریٰ، مرکزی تحفظ ختم نبوت پاکستان اور امیر مجاہدین تحفظ ختم نبوت پاکستان قرار دیتا ہے اس نے اپنے ذمہ یہ شیطانی کام لے رکھا ہے کہ جہاں موقع ملے جماعت احمدیہ کے اراکین کے خلاف توہین رسالت کے مقدمات درج کیے جائیں۔ چنانچہ ۵/اکتوبر ۱۹۹۲ء کو اس نے ڈاک کے ذریعہ بھیجے جانے والے رجسٹری خطوط کا سرقہ کر کے خطوط بھیجنے والے دس احمدیوں پر زیر دفعہ 298/C,295/A اور 295/C تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کرایا۔ پولیس کو درخواست دیتے ہوئے اس نے لکھا کہ ایک رجسٹری میں شائع شدہ فارم تھا جو مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کی طرف سے سیکرٹری مال حلقہ گھارو کے نام بھجوایا گیا تھا۔ اس فارم پر بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لکھا ہوا تھا یہ عبدالمالک کراچی نے بھجوائی ہے۔

دوسری رجسٹری میں نذیر احمد کراچی، صدرالدین سیکرٹری رشتہ ناطہ کراچی، مرزا عبدالرحیم بیگ نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی، سید احمد علی شاہ ربوہ نائب ناظر اصلاح وارشاد، ایم جے اسد سیکرٹری تعلیم کراچی، وکیل التبشیر نوابزادہ منصور احمد خان ربوہ، سید سخاوت ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کے خطوط شامل تھے ان پر بھی السلام علیکم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وغیرہ لکھا ہوا تھا۔ اس طرح ان افراد نے زیر دفعہ 298/C، 295/A اور 295/C تعزیرات پاکستان کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ سارے ملزم قادیانی ہیں اس لئے درخواست ہے کہ سب ملزمان کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جاوے۔ (باقی)

بقیہ صفحہ ۸

ایک شخص جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہے اُس میں ایک شرط یہ رکھی گئی ہے کہ "بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا لے گا"۔ (اشتہار ۱۲/جولائی ۱۸۸۹ء)

پینل کوڈ

جس کے چرچے ہوئے ، جس کی نوبت بجی
جس کی تشکیل و تزئین ملاں نے کی
حکمرانوں نے اپنی سند جس کو دی
لو ۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

یہ عدالت ابوجہل کی ہے ، سنا
اس میں تکبیر و تحمید و صلّ علیٰ
جس نے کہنے کی جرأت کی اس کی سزا
یا تو ہجرت ہے یا موت کی تیرگی
لو ۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

عدالت میں کوئی گواہی نہیں
اس کے منصف کو خوفِ خدا ہی نہیں
مدّعی نے بھی قرآں پڑھا ہی نہیں
عقل و علم و حیا سب کی جاں پر بنی
لو ۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

تاک کر برچھیاں سب چلانے لگے
لوگ ہندہ کی قسمیں نبھانے لگے
چاک سینے کئے ، دل چبانے لگے
زندگی اپنے خوں میں نہانے لگی
لو ۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

یہ بھی شب دیکھنی تھی مہِ تام کو
اِذنِ گردش نہیں آخری جام کو
ہے خبر میکدے کے در و بام کو
بک گئے ساقی ، رسوا ہوئی میکشی
لو ۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

اہل حق کے نصیبوں میں گھاٹی رہے
شرم آنکھوں کی جائے تو جاتی رہے
لاکھ تاریخ قصے سناتی رہے
یہ فسانہ نیا ہے نہ دنیا نئی
لو ۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

سارا مضموں بدل ڈالا پیغام کا
کام عتبہ کے اور کتبہ اسلام کا
لب پہ ذکرِ محمدؐ فقط نام کا
کیا شریعت ہے جو گھر کی باندی ہوئی
لو ۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

اب رسولوں کی کوئی ضرورت نہیں
بھر چکی ہے فرشتوں سے ساری زمیں
ناخنوں سے ابلتا ہے نورِ یقیں
اور نورؓ علی نُور ہے مولوی
لو ۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

احمدیت میں جوہر ہے اسلام کا
احمدیوں کی خاطر کٹہرے سجا
کل صحابیؓ تھے، ان میں ، انہیں آج لا
ان کے چہرے وہی ان کی خوشبو وہی
لو ۔ ابوجہل کی وہ عدالت لگی

(جمیل الرحمن - ہالینڈ)

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل

(جدید ایڈیشن جلد اول و دوم)

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہومیو پیتھی کتاب کی جلد اول و دوم (ترمیم و اضافہ کے ساتھ) شائع ہو گئی ہے جس میں حضور انور نے جلد دوم میں مزید ۸۰ ادویات کا ذکر شامل فرمایا ہے۔

قارئین کی سہولت کی خاطر حضور انور ایدہ اللہ نے نہایت محنت شاقہ سے ساری کتاب پر اس طرح سے نظر ثانی فرمائی ہے کہ تمام ادویہ کا ذکر ایک ہی کتاب میں آجائے اور اس کا حجم بھی بہت زیادہ بڑھنے نہ پائے۔

☆...... ۹۶۰ صفحات کی اس کتاب میں

☆...... ۸۴ ابنیادی ہومیو ادویہ کی اہم تفصیلات نہایت آسان پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں

☆...... اور ۹۳ مشہور جڑی بوٹیوں اور دیگر عناصر کی (جن سے ادویہ تیار کی جاتی ہیں) رنگین تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔

خوبصورت رنگین کور پر مشتمل یہ مجلد کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔

اعلان نکاح

میری چھوٹی لڑکی عائشہ فرزانہ کا نکاح محمد مقبول احمد صاحب ابن مکرم محمد نعمت اللہ صاحب مرحوم چندہ پوری کے ہمراہ بتاریخ ۹/جولائی ۹۹ء مکرم طفیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے ۱۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد شمس الدین چنچل گوڑہ حیدر آباد)

منقولات

مصر میں جھوٹا مدعی نبوت گرفتار

قاہرہ ۲۸؍جولائی (رائٹر) مصر میں ایک کذاب کو جس نے مبینہ طور پر یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ پیغمبر ہے (نعوذ باللہ) مقدمہ کی سماعت مکمل ہونے تک ۱۵سال جیل میں قید رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اس بد بخت کو جس کا نام علی سعد محمد بتایا گیا قاہرہ کے شمال میں منصورہ ٹاؤن میں ایک مسجد میں نماز جمعہ کے دوران گرفتار کرلیا گیا اور جہاں اس نے مصلیوں کے سامنے یہ بکواس کی تھی کہ وہ پیغمبر ہے (نعوذ باللہ) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نماز معاف کردی ہے۔ مقدمہ کی سماعت کی تاریخ کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا پولیس نے کہا کہ اس شخص پر خود ساختہ پیغمبری کا دعویٰ کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ایسے ہی ایک واقعہ میں اسکندریہ کی عدالت نے پیر کے دن محمد ابراہیم محفوظ نامی ایک اور کذاب کو جس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ خدا اور پیغمبر ہے (نعوذ باللہ) ۵سال جیل کی سزا سنائی۔ عدالت نے کہا کہ دوسرے افراد کی حوصلہ شکنی کیلئے اسے سزا سنائی گئی ہے۔ (سیاست حیدر آباد ۲۹؍جولائی)۔ مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری معلم

اندر کمار گجرال مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے پہلے چانسلر مقرر

راشٹر پتی جناب آر کے نارائنن نے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے وزیٹر کی حیثیت سے ہندوستان کے سابق وزیر اعظم وزیر خارجہ اور اُردو کے ممتاز دانشور جناب اندر کمار گجرال کو یونیورسٹی کا پہلا چانسلر مقرر کیا ہے۔ اُردو حلقوں میں ان کا شمار محبّ وطن کے ساتھ محبّ اُردو اور مجاہد اُردو کی حیثیت سے بھی ہوتا ہے۔ اُردو زبان سے انہیں خصوصی لگاؤ اور شغف ہے۔ انہوں نے اُردو کاز کی ہمیشہ اور ہر مرحلے پر حمایت کی اور جہاں کہیں بھی کوئی موقعہ ہاتھ آیا اس کے فروغ کی کوششوں میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ وہ اُردو کی ہمہ جہت ترقی کیلئے محترمہ اندرا گاندھی کے ایماء پر قائم کی گئی کمیٹی کے صدر نشین تھے۔ جو عرف عام میں گجرال کمیٹی کے نام سے جانی جاتی ہے۔ خود اُردو یونیورسٹی کے قیام کو عملی شکل دینے میں انہوں نے بڑا کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ بانی وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراج پوری کا تقرر انہیں کے وزارت عظمیٰ کے دور میں عمل میں لایا گیا۔

گجرال صاحب نے یونیورسٹی کی اب تک کی کارکردگی سے اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی قائم ہونے سے قبل ان کے ذہن میں اس کی جو تصویر تھی یونیورسٹی ٹھیک اس کے مطابق اپنے مراحل طے کررہی ہے۔

مولانا آزاد یونیورسٹی سے وابستہ تمام افراد نے گجرال صاحب کی تقرری کا پرجوش خیر مقدم کیا اور کہا کہ گجرال صاحب کا بحیثیت چانسلر مقرر کیا جانا حکومت ہند کی طرف سے اُردو آبادی اور اُردو یونیورسٹی کے حق میں صحیح اور انتہائی مناسب فیصلہ ہے۔ یونیورسٹی کو گجرال صاحب سے بے شمار توقعات ہیں۔ یقین ہے کہ ماضی کی طرح وہ اہل اُردو کی توقعات ضرور پوری کریں گے اور ان کی سرپرستی کی وجہ سے یونیورسٹی کی ترقی میں حائل ممکنہ دشواریاں دور ہو سکیں گی۔ اور یونیورسٹی صحیح رفتار سے دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی رہے گی۔

جناب گجرال نے پی ایچ ڈی کے بعد ڈی لٹ کی ڈگری بھی حاصل کی۔ حال ہی میں سوکا یونیورسٹی' جاپان نے انہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کی۔ ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۰ء تک وہ روس میں ہندوستان کے سفیر کی ذمہ داری سرانجام دی۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد وہ مختلف قومی و بین الاقوامی اداروں سے وابستہ رہے اور ۸۰ برس کی عمر ہو جانے کے باد جود وہ اب بھی سرگرم ہیں۔ اور ہر سیاسی و سماجی تبدیلیوں پر اپنی مکمل رائے رکھتے ہیں۔

بھارت میں ہر سال دس لاکھ لوگ تمباکو نوشی سے مر جاتے ہیں

ڈاکٹر دھرم بیر کپور چیئرمین آل انڈیا میڈیکوز سوسائٹی نے ایک سیمینار میں بتایا کہ بھارت میں ہر سال دس لاکھ دس ہزار لوگ تمباکو نوشی اور پان مصالحہ کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا شکار ہو کر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں سگریٹ نوشی تمباکو چونے اور سپاری کے مرکب سے بنے ہوئے گٹکا اور پان مصالحے کے استعمال سے کینسر کی بیماری میں بھاری اضافہ ہو رہا ہے۔ منہ میں کینسر کا سب سے بڑا سبب پان مصالحہ ہے۔ آپ نے کہا کہ بھارت سرکار سگریٹ کمپنیوں کے دباؤ کی وجہ سے ان کے اشتہارات پر پابندی نہیں لگاتی۔ اور یہ کمپنیاں ورلڈ کپ کلچرل پروگرام کھیلوں کے میچوں کے اخراجات دے کر سگریٹوں کی مشہوری کرتی ہیں۔

سوسائٹی کی طرف سے کوکنگ کنٹرول پروگرام تمباکو نوشی پر کنٹرول کے تحت ۱۹۹۵ء سے دس لاکھ سے زائد لوگوں کی طرف سے دستخطی مہم میں سرکار سے مانگ کی گئی کہ سگریٹوں اور پان مصالحوں کی اشتہار بازی پر پابندی لگائی جائے۔ سرکاری دفتروں اور پبلک جگہوں میں تمباکو نوشی کو ممنوع قرار دیا جائے۔ محکمہ صحت کے پبلسٹی افسر سردار درشن سنگھ سندھو۔ پروفیسر بہادر سنگھ نے اس موقع پر بتایا کہ غیر سرکاری ایجنسیوں اور تنظیموں کے تعاون کے بغیر ہم پروگرام کو کامیاب نہیں بنا سکتے۔ انہوں نے بتایا کہ سگریٹ پینے والے جہاں بیمار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آس پاس کے لوگوں کو مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ (ہند سماچار ۹۹-۶-۴)

دنیا کی آبادی اب ۶۰۰ کروڑ سے زائد ہو گئی

اقوام متحدہ کی آبادی کے جائزہ کے مطابق ۱۶جون ۱۹۹۹ کو دنیا کی آبادی چھ ارب تک پہنچ جانے کا اندازہ ہے۔ دنیا کی آبادی ۱۹۶۰ میں جو تین ارب تھی ۱۹۸۷ء میں بڑھ کر پانچ ارب (یعنی پانچ سو کروڑ) تک جا پہنچی تھی۔

ویسے ۱۶جون ۱۹۹۹ ایسی تاریخ نہیں ہے کہ جس دن اصل میں ہماری دنیا کی آبادی چھ ارب کا اعداد و شمار پار کر گئی ہو گی۔ لیکن اقوام متحدہ کی آبادی کے شعبہ تجزیہ کے ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ دنیا کی آبادی ۱۹۹۹ کی گرمیوں میں کسی بھی وقت چھ ارب کا اعداد و شمار پار کر سکتی ہے۔ اس لئے انہوں نے اس کے لئے ۱۶جون کی تاریخ کا اندازہ لگایا ہے۔

اصل میں یہ انسانی تہذیب میں ایک غیر معمولی سی بات ہے۔ اب تک کی انسانی تاریخ میں کبھی بھی کسی دور میں آبادی کا اتنا تیز شرح اضافہ کبھی نہیں رہا۔ اس کے علاوہ ہیلتھ سروسز اور مقوی سہولات میں بھی شدت سے اضافہ ہوا۔

یہ صحیح ہے کہ دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ اس کے باوجود ان سہولات سے محروم ہے اس کے ساتھ ہی اس مدت میں بچے پیدا کرنے اور خاندانوں کے سائز میں بھی کمی آئی ہے۔ آبادی میں اضافہ کی شرح میں اب رفتہ رفتہ کمی آنے لگی ہے اور یہ مستقبل میں اور بھی کم ہو گی۔ یہ بات ہمارے لئے کچھ راحت کی ہے۔

آج جب ہم چھ ارب کی آبادی کا نمبر پار کر چکے ہیں تو اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا ہماری آبادی کا شرح اضافہ اسی طرح آگے بھی جاری رہے گا؟ آج ۱۹۹۹ میں دنیا کی آبادی ۱۹۶۰ کی مقابلے میں دو گنی ہے۔ اس وقت ہر برس دنیا کی آبادی آٹھ کروڑ بڑھ جاتی ہے اور آئندہ ایک دہاکے میں بھی یہ سلسلہ آگے جاری رہنے کا امکان ہے۔ آگے دنیا کی شکل کیا ہو گی یہ اس بات پر منحصر کرے گا کہ ہم اگلے دس برسوں میں اس سلسلہ میں کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

اس وقت ایک ارب لوگ پندرہ سے چوبیس برس کے درمیان میں ہیں۔ انہی لوگوں کے اس فیصلے پر دنیا کی آبادی کی آئندہ شکل منحصر کرے گی کہ وہ اپنے خاندانوں کا سائز کس طرح کا رکھنا چاہتے ہیں اور یہ سب اس بات پر منحصر ہو گا کہ ان کی تعلیم اور اقتصادی معیار کیا ہے؟ انہیں کس طرح کی ہیلتھ سروسز دستیاب ہیں؟ انہیں فیملی پلاننگ کی کتنی سہولات حاصل ہوں گی؟ اس کے ساتھ ہی مردوں اور عورتوں کو چھوٹے خاندانوں کے انتخاب کی سمت میں کتنی آزادی ہے؟ اور یہ سب خاص طور پر باپ خاوند ٹیچر اور لیڈروں کی شکل میں مردوں کے رول پر منحصر کرے گا۔ انہیں خود کو اس بات کیلئے تیار کرنا ہو گا کہ عورتوں کو بھی اپنے خاندان کو محدود رکھنے کا حق ہے اگر عورتوں کو خاندان کے سائز کے بارے میں انتخاب کرنے کا حق ملے تو وہ یقیناً اتنی اولاد کو جنم دینا کبھی نہیں چاہیں گی۔ جتنی کہ ان کی ماؤں کی ہوئی تھی۔ یعنی اب وہ چھوٹے خاندان چاہتی ہیں۔ پچھلے تیس برسوں میں آبادی کی جس رفتار سے توسیع ہوئی ہے اسے دیکھتے ہوئے اب یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اب آبادی کے شرح اضافہ میں کمی کی جانی چاہئے۔ ہماری زمین آبادی کے بڑھتے جا رہے بوجھ کو برداشت کر سکنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔

اسی حالت کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے دنیا کے سبھی ممالک نے ۱۹۹۴ء میں آبادی اور ترقی پر منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں اس بات پر اتفاق ظاہر کیا تھا کہ جہاں اولاد پیدا کرنا ایک بنیادی انسانی حق ہے اور ہر ایک کو یہ بھی حق ہے کہ وہ اس بات کا خود فیصلہ کرے کہ اس کے خاندان کا سائز کیا ہو؟ اس بارے میں اگر بیداری پیدا کی جائے تو یقیناً لوگ کم اولاد پیدا کرنے میں دلچسپی لیں گے۔

اقوام متحدہ پاپولیشن فنڈ بھارت سرکار کو آبادی اور ترقی کے میدان میں نشانوں کو حاصل کرنے میں رہنمائی اور مدد کرنے والی ایک اہم ایجنسی ہے۔ یہ ۱۹۷۴ سے بھارت کی مدد کرتی آرہی ہے۔ یہ تنظیم چار ممالک میں چلائے جانے والے ایسے پروگرام کے تحت ۱۹۷۴ سے ۱۹۹۵ تک ۲۲ کروڑ ڈالر خرچ کر چکی ہے۔

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پُرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

موجودہ دور میں ۲۰۰۱ تک کیلئے اسی طرح کے نشانے طے کئے گئے ہیں۔

اس پروگرام کے تحت فیملی پلاننگ سروسز اور زچہ بچہ بہبود اور دیگر ہیلتھ سروسز کی توسیع کی گئی ہے۔ مختلف صوبوں کو ایریا ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے ذریعہ مدد دی گئی۔ اقوام متحدہ آبادی فنڈ کی طرف سے پچھلے کچھ برسوں میں دی جانے والی مدد کثیر پہلو کی رہی ہے اور اس کے ذریعہ عورتوں میں تعلیم کا پھیلاؤ اور ماحول کے سدھار میں کمیونٹی اشتراک وغیرہ شامل تھے۔ پچھلے ایک دہاکے میں اس میدان میں کافی کام کیا گیا۔

ملک میں یہ پروگرام ضلع اور قومی سطح پر عمل میں لایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ چھ صوبوں راجستھان مہاراشٹر کیرل گجرات مدھیہ پردیش اور اڑیسہ میں ضلع سطح کے ساتھ ہی شہروں میں یہ پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔ ان شہروں میں گندی بستیوں میں آبادی کنٹرول تعلیم وغیرہ سہولات کی توسیع کی گئی ہے۔ کیونکہ ان بستیوں میں اولاد پیدا کرنے کی شرح کہیں زیادہ ہے۔ کیرل میں جہاں آبادی میں اضافہ کی شرح بہت کم ہے وہاں دوسرے میدانوں میں ترقیاتی کاموں کو ہاتھ میں لیا گیا ہے۔

ہریانہ کے مختلف اضلاع میں بھی عورتوں کی ترقی پروجیکٹ جلد شروع ہو جائیں گے۔ اس پروجیکٹ سے جلد ہی صوبہ میں عورتوں میں بیداری آئے گی اقوام متحدہ آبادی فنڈ بھارت میں ۲۰۰۱ میں ہونے والی مردم شماری کی تیاریوں کیلئے بھی بھارت سرکار کو اپنی مدد دے رہی ہے۔

اسامہ بن لادن۔ امریکہ جس کا جانی دشمن ہے

پشاور ۹ جون (اے پی) عرب انتہاپسند اسامہ بن لادن کو اس کے حمایتی فیاض دل اور سادہ طبیعت اور مذہب کا پابند مانتے ہیں۔ جو کہ اپنے بہادروں کے قریب رہتا ہے۔ اور غار کے فرش پر بیٹھ کر چاول انڈے پنیر عام مشترکہ پلیٹ سے ہی اٹھا کر کھاتا ہے۔ تاہم امریکہ اسے دشمن نمبر ون مانتا ہے۔ اور اسے گرفتار کروانے والے شخص کو ۵۰ لاکھ ڈالر کا انعام دینے کا اعلان کیا ہوا ہے۔ فیڈرل تفتیشی بیورو نے بن لادن کو دس بہت مطلوب اشخاص کی فہرست میں رکھا ہوا ہے۔ امریکہ نے اس پر اگست میں کینیا اور تنزانیہ میں بم دھماکے کرنے کا الزام لگایا ہے جن میں ۲۰۰ سے زیادہ افراد ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہوگئے تھے۔ بتایا گیا ہے کہ بن لادن افغان طالبان سے جھگڑا ہونے کے بعد وہاں سے چلا گیا لیکن امریکہ سمجھتا ہے کہ وہ افغانستان میں ہی چھپا ہوا ہے۔ دوسروں کا کہنا ہے کہ وہ سومالیہ، چیچنیا یا عراق میں ہے۔ جہاں افراتفری ہے اور اینٹی امریکن جذبات زیادہ ہیں۔ بن لادن جس کی عمر ۴۳ سال کے قریب ہے ۱۹۸۰ کی دہائی میں وہ منظر عام پر آیا جب امریکی حمایت والے مجاہدین کے ساتھ روسیوں کے خلاف لڑا۔ جنگ کے بعد اس نے سعودی عرب میں امریکی فوج کی موجودگی کے خلاف تحریک شروع کی۔ اور وہ خطہ میں امریکن اقتدار کی اسلامک تحریک کا ہیرو بن گیا۔ عربی زبان کے روزانہ اخبار القدس کے ایڈیٹر عبدالباری اعوان نے جو برطانیہ میں شائع ہوتا ہے کہا ہے کہ وہ سادہ طبیعت کا آدمی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ جب بھی میں اس سے غار میں ملا تو وہ اپنے پیروں کے ساتھ سادہ کھانا کھار ہا تھا۔ بن لادن نے روسی فوجوں سے چھٹکارا پانے کیلئے افغانستان میں ان سے لڑائی کی جو کہ مسلم دیش پر قبضہ کئے ہوئے تھے۔ اخبار نے کہا ہے کہ بن لادن جسے سعودی سرکار نے شہریت سے محروم کر دیا ہے اب اپنے جنگجوؤں کے دستہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ جن کی تعداد ایک ہزار ہے۔ لیکن دوسروں کا اندازہ ہے کہ تعداد اس سے کم ہے۔ لیکن یہ واضح نہیں کہ اس کی تنظیم کتنی طاقتور ہے۔ اگست میں افغانستان میں اس کے اڈوں پر امریکن میزائیلی حملوں کے بعد اس کے حامیوں میں ان کی شہرت بڑھی ہے۔ اس کے بعد ۵۰۰ افغان عورتوں نے اپنے بچوں کے نام اسامہ رکھے۔ لیکن حملوں سے طالبان کے ساتھ تعلقات بھی تلخ ہوگئے۔ بعد ازاں لادن نے اسے فتویٰ جاری کیا اور امریکنوں اور انگریزوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کیلئے کہا کہ بن لادن نے محسوس کیا کہ وہ افغانستان میں محفوظ نہیں ہیں اگر اسے پسند نہیں کیا جاتا تو وہ محفوظ بھی نہیں۔ فروری میں کہا جاتا ہے کہ وہ قندھار قصبہ سے غائب ہو گیا۔ پاکستانی اخباروں نے پچھلے ہفتوں لکھا تھا کہ بن لادن کی تلاش میں افغانستان سرحد پر امریکی کمانڈوز تعینات کئے گئے ہیں۔ بن لادن جس کی چار بیویاں قندھار میں رہتی ہیں کو اپنے باپ سے لاکھوں ڈالر ورثہ میں ملے۔ جس نے جدہ میں کامیاب تعمیراتی فرم بنائی۔ سلیم نے جو روسیوں کے خلاف اس کے ساتھ لڑتا رہا ہے نے کہا کہ وہ سادہ طبیعت کا آدمی ہے اس نے یہ کبھی ظاہر نہ کیا کہ وہ ارب پتی ہے۔ میں نے اسے خوست میں روسی جہازوں کی بمباری اور توپوں کی گولہ باری کے دوران دیکھا وہ اتنا بہادر تھا کہ اس کی آنکھوں میں کوئی ڈر نہ تھا بن لادن کو اب بھی موت کا کوئی ڈر نہیں اس نے کہا کہ وہ شہید کے طور پر مرنا چاہتا ہے لیکن وہ امریکہ کی جیل یا بستر پر نہیں مرنا چاہتا۔

سنسکرت کے فروغ کیلئے اقدامات

ایک خبر کے مطابق ۲۰۰۰-۱۹۹۹ سال کو سنسکرت کیلئے وقف کیا گیا ہے۔ وزارت ترقی انسانی ذرائع کے تحت اجین میں مہرشی سندیپنی راشٹریہ وید ودیا پرتشٹھان نے سنسکرت کو فروغ دینے کا فیصلہ کیا ہے اس کے مطابق سنسکرت کے طلبا کو ۲۵۰ روپے سے ۶۵۰۰ روپے تک ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا جس کی بدولت مزید ۱۰۰ سنسکرت ٹیچر مستفید ہوں گے۔

نجات محبت الٰہی سے ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور جب اللہ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے (یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ اسے محفوظ رکھتا ہے)

ولادت

بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۹۹ء مکرم سید محسن علی صاحب ایم اے کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ نومولود مکرم سلطان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ انڈیمان نکوبار جزائر کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے حضور انور ایدہ اللہ نے نومولود کی وقف نو میں شمولیت کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے بچے کا نام سید انس احمد تجویز فرمایا ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک صالح اور مقبول خادم دین بنائے اور اس کا وجود خاندان، قوم وملت کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (سید شہامت علی درویش قادیان)

درخواست دعا

میرے پیارے بھائی جان مکرم سید سجاد احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ رانچی ابن مکرم سید محی الدین احمد صاحب وکیل مرحوم رانچی بہار کی اہلیہ صاحبہ مکرمہ حامدہ سجاد اور انکی دونوں بیٹیوں مکرمہ روبینہ ناصر۔ ڈاکٹر مسرت فوزیہ اور بیٹے مکرم سید مظفر احمد صاحب کی صحت وسلامتی، دینی و دنیوی ترقیات کیلئے نیز مرحومین کے بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/100 روپے) (احمد حبیب اللہ گوملا رانچی، بہار)

☆ خاکسار کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اہلیہ کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/50 روپے) (شیر احمد گنائی رشی نگر)

☆ خاکسار کی آنکھوں میں کافی عرصہ سے تکلیف ہے۔ جسکی وجہ سے پڑھائی میں دقت ہوتی ہے۔ آنکھوں کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر مبلغ-/100) (بلال احمد گنائی)

☆ خاکسار کا بیٹا محمد احمد چیمہ ربوہ پاکستان مورخہ 99-5-25 سے بیمار ہے دماغ کو فالج ہو گیا ہے افراد خانہ بہت پریشان اور فکر مند ہیں۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت تندرستی والی لمبی زندگی اور کامل شفا عطا فرمائے۔ (اعانت-/100 روپے) (غلام قادر چیمہ ربوہ پاکستان)

☆ خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بیمار چلی آرہی ہیں کامل شفایابی کیلئے اور اسی طرح مالی پریشانی کے ازالہ اور بچوں کی دینی اور دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد امروہہ یوپی)

دعائے مغفرت

افسوس کہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ خان اہلیہ محترم عبدالرحمٰن صاحب خان ساکن بھدروہ مورخہ 29 جولائی 1999 حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

موصوفہ کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر محترم مولوی غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت بھی شامل ہوئے۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کے جسد خاکی کو تدفین کے لئے قادیان لے جایا گیا۔ چنانچہ ۳۰ جولائی بروز جمعۃ المبارک تعلیم الاسلام سکول کے احاطہ میں جناب حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ بفضلہ تعالیٰ پابند صوم وصلوٰۃ دعاگو۔ خوش مزاج۔ دل کی حلیم طبیعت میں مومنانہ سادگی تھی۔ اور ظاہر وباطن یکساں تھا۔ چالاکی اور دورنگی سے کوسوں دور تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دل میں بڑی عزت تھی۔ نیز مرکزی نمائندگان کی خدمت کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتی تھیں۔ غربا ومساکین کی ہر ممکن امداد کرتیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے دعا کرتیں۔ پھر تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے۔ پھر اپنے اور اپنے گھر والوں اور عزیز واقارب کے لئے پھر جماعت کے دیگر ضرورتمندوں کے لئے۔ نیز مبلغین سلسلہ کے لئے بھی۔ بیوی پر خاوند کے جو فرائض ہیں۔ ان کی ادائیگی میں مرحومہ کبھی لاپرواہی نہ کرتیں۔ اپنی خوبیوں کی وجہ سے مرحومہ نے سب کے دل میں گھر کر لیا تھا۔ اسی وجہ سے مرحومہ کی تعزیت کے لئے لوگ جوق در جوق ان کے گھر میں تشریف لائے۔

تمام احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد اقبال۔ سکریٹری مال، جماعت احمدیہ بھدروہ)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آسنور (کشمیر): مورخہ ۲۷ جون ۹۹ء آسنور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تعلیم الاسلام احمدیہ سکول انگلش میڈیم کے بچوں نے ۱۰ بجے تا شام ۵ بجے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ علاوہ ازیں اساتذہ کرام و صدر جماعت احمدیہ نے بھی خطاب فرمائے۔ نیز ۵ بجے تا ۹ بجے جماعتی طور پر بھی جلسہ ہوا جس میں خاکسار و محترم عبدالقیوم صاحب اور رفیق احمد متعلم جامعہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔ دوسرے روز محلہ ریورٹن آسنور میں بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا اور تقاریر ہوئیں۔ (مبلغ سلسلہ آسنور)

کیرنگ (اڑیسہ): مورخہ 99-6-27 بروز اتوار مکرم جناب صدر صاحب جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت جامع مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب و عشاء شام ساڑھے ساتھ بجے سے جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعدہ عزیزم سلیمان خان عزیزم شیخ چاند عزیزم شیخ نسیم متعلمین مدرستہ المعلمین نے سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعدہٗ عزیزم فقیر الدین خان مکرم مولوی قمر الحق خان صاحب مکرم مولوی شمش الحق خان صاحب اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ کیرنگ)

رشی نگر (کشمیر): مورخہ 27 جون 99 بروز اتوار مسجد جامع احمدیہ رشی نگر میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عاشق حسین صاحب گنائی کی پہلی تقریر ہوئی۔ دوسری تقریر مکرم عبدالحق صاحب گنائی نے کی اس کے بعد مکرم ماسٹر عبدالرشید صاحب میر کی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایتو صدر جلسہ نے صدارتی خطاب فرمایا اور دعا کروائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ (ناظم اطفال عاشق حسین گنائی)

اطفال الاحمدیہ رشی نگر کی جانب سے بھی ماہ اپریل میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد متعدد اطفال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر کیں۔ نیز محترم نیاز احمد صاحب پڈر اور محترم گلزار احمد صاحب گنائی نے بھی خطاب کیا اور اطفال کو نصائح فرمائیں۔ آخر پر محترم عبدالسلام صاحب لون کے صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (عاشق حسین واعظ)

بھدروہ (کشمیر): مورخہ 27 جون 99 بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ بھدروہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوت و نظم خاکسار کی پہلی تقریر ہوئی دوسری تقریر مکرم ہدایت اللہ صاحب منڈاشی مدرس مدرستہ المعلمین کی ہوئی۔ صدارتی خطاب مولوی مکرم غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ کی ہوئی اور بعد خطاب موصوف نے دعا کروائی اور جلسہ ختم ہوا۔ (عبدالقیوم میر سکریٹری تبلیغ)

جڑچرلہ (آندھرا پردیس): 99-7-4 بروز اتوار مسجد احمدیہ جڑچرلہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم محمد صادق صاحب منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوت و نظم پہلی تقریر مکرم ذاکر احمد صاحب کی ہوئی دوسری تقریر مکرم رفیق احمد صاحب نے کی۔ تیسری تقریر محترم محمد شریف احمد صاحب کی ہوئی چوتھی تقریر میر احمد اسلم صاحب نے کی پانچویں تقریر خاکسار کی ہوئی بعدہ مکرم ناصر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کی تقریر ہوئی اس کے بعد صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد حبیب اللہ شریف معلم)

حیدر آباد (آندھرا پردیس): 99-6-27 خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی جانب سے جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد درج ذیل افراد نے تقریر میں حصہ لیا اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ عبدالمنان صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا خاکسار سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ۔ مہمان خصوصی محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت۔ بعدہ صدارتی خطاب صدر جلسہ نے فرمایا۔ دعا محترم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا نے کروائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ)

بھدروہ (کشمیر): زیر صدارت محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت جلسہ منعقد ہوا جس میں عزیزم مظفر احمد صاحب منڈاشی اور عزیزم عبدالودود صاحب میر نے تقاریر کیں بعدہ صدراتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (سکریٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدروہ)

درخواست دُعا

خاکسار کی دو بیٹیاں وحیدہ غفار اور ریحانہ غفار امتحان دینے والی ہیں ان کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ عبدالغفار چک ڈسنڈ)

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

جلسہ یوم خلافت

کانپور:۔ ۲۰ جون ۱۹۹۹ء کو جلسہ یوم خلافت مکرم امیر صاحب کانپور کی زیر صدارت مشن ہاؤس میں صبح نو بجے منعقد کیا گیا جلسہ کا آغاز مکرم محمد شعیب صاحب سولیجہ کی تلاوت قرآن مجید اور حاجی ظفر عالم صاحب کی نظم خوانی سے ہوا اس جلسہ میں کل چھ تقاریر ہوئیں دوران تقریر نظمیں بھی پڑھی گئیں آخر پر صدر جلسہ کی تقریر اور پھر دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مبشر احمد بدر مبلغ سلسلہ)

یادگیر:۔ مورخہ ۲۸ مئی ۹۹ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ یادگیر میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت محترم عبدالسلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے فرمائی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترمی منیر الدین خان صاحب نے کی مکرم محمود احمد صاحب جنگوی کی نظم ہوئی۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم اُسامہ احمدی صاحب ایڈوکیٹ کی ہوئی۔ دوسری تقریر عزیزم ایم زیڈ خان صاحب کی ہوئی ان کے بعد ایک نظم مکرم فیض احمد صاحب گڈے نے سنائی۔ اسکے بعد ایک تقریر مکرم محمد ابراہیم صاحب قائد مجلس کی ہوئی اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ نے فرمائی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے اپنا صدارتی خطاب فرمایا دُعا کہ بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ یادگیر)

بھدرواہ:۔ یہ جلسہ مکرم عبدالقیوم صاحب میر کی زیر صدارت مسجد احمدیہ بھدرواہ میں دوپہر ۳۰ مئی ۱۹۹۹ء کو بروز اتوار ہوا۔ بعد تلاوت و نظم جلسہ کی پہلی تقریر مکرم غلام احمد صاحب قادر مبلغ سلسلہ نے خلافت کی اہمیت و غرض و غایت پر کی۔ جلسہ کی دوسری تقریر مکرم ارشاد احمد صاحب گنائی نے کی۔ تیسری تقریر عزیزم مظفر احمد صاحب منڈاشی کی ہوئی۔ چوتھی تقریر عزیزم عبدالرشید صاحب میر نے کی۔ پانچویں تقریر مکرم محمد اقبال صاحب ملک نے برکات خلافت کے موضوع پر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا اور دُعا کرائی اور اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (نذیر احمد منڈاشی)

نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا یوپی کے چھ اضلاع کا تربیتی دورہ
۲۰ مجالس میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام

الحمدللہ کہ آگرہ سرکل میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں تیزی کے ساتھ جاری ہیں گذشتہ دنوں مکرم مولوی فخر احمد صاحب چیمہ نمائندہ خدام الاحمدیہ بھارت نے آگرہ سرکل میں نئی جماعتوں کا دورہ کیا تربیتی اجلاس منعقد ہوئے ۲۰ مجالس میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔

موصوف نے ڈسٹرکٹ آگرہ۔ فیروز آباد۔ ایٹا۔ مین پوری۔ علی گڑھ اور ہاتھ رس کا دورہ کیا۔ ضلع آگرہ میں پانی پتال۔ بندرولی۔ متی بزرگ۔ بہراوتی۔ سہیتا۔ شہر آگرہ میں خواجہ پورہ۔ شونگر۔ ندی پورا۔ دھنولی۔ کمال خان۔ فیروز آباد میں بچھ گاؤں۔ اوگھرہ۔ ایٹا میں سوہار مین پوری میں بھوگاؤں۔ اجیت گنج حسن پور۔ کھول۔ اسی طرح علی گڑھ۔ ہاتھ رس۔ روحل سونہ مئی اور میہنی وغیرہ کا دورہ کیا۔

سوہار میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ نو مبائعین نے اپنے تاثرات بھی بیان کئے نئی قائم ہوئی جماعتوں میں جاجا کر انہیں جماعتی تنظیم اور مالی نظام سے واقف و آگاہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت عطا کرے اور ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ (نذر الاسلام مبلغ آگرہ)

جلسہ ہفتہ قرآن مجید

لجنہ اماء اللہ کانپور کی طرف سے ۹۹۔۷۔۱۸ کو ہفتہ قرآن مجید کا جلسہ کیا گیا محترمہ شفاعت النساء صاحبہ نے تلاوت کی شگفتہ ناز نے عہد نامہ دوہرایا شائقہ پروین نے جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن کے عنوان پر تقریر کی پھر شگفتہ ناز نے تم میں سے وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن کریم سکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے کے موضوع پر تقریر کی بعدہ مریم بیگم نے تقریر کی اور بتایا کہ احمدی خواتین میں خدمت دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اس کے بعد ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے گئے اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (سیکرٹری شگفتہ ناز)

دعائے مغفرت

افسوس کہ مکرم مرزا صبیح الدین صاحب آف بارہ بنکی مورخہ ۹۹۔۷۔۲۶ بعمر ۷۵ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مرزا کبیر الدین صاحبؓ صحابی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ جن کے ذریعہ لکھنؤ میں احمدیت کا پہلا پودا لگا۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند نیک دیانت دار سلسلہ سے بے انتہا محبت رکھنے والے خداترس بزرگ تھے۔ مرحوم اپنے حسن خلق کے باعث اپنے علاقہ میں ہر دلعزیز تھے۔ باوجود علاقہ میں اکیلے احمدی ہونے کے بے خوف تبلیغ کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ پانچ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین) (سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ لکھنؤ۔ یوپی)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

.Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 48 Thursday, 2nd. Sep, 1999 Issue No : 35

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

بقیہ:افتتاحی خطاب از صفحہ اول

ہوئی کہ کچھ عرصہ پہلے کراچی میں ایک جاہل نے مباہلہ کی جرأت کی ہے حالانکہ میں نے جماعت کو یہ ہدایت کی تھی کہ اب مباہلہ کی بات چھوڑدیں۔ کئی بار بڑی شان سے مباہلہ پورا ہو چکا ہے۔ میرے لئے ضروری تھا کہ قوم کے مسلمہ راہنماؤں کے ساتھ مباہلہ کروں نہ کہ ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کے ساتھ۔ اس ضمن میں آپ کو یاد ہوگا کہ جنرل ضیاء الحق کو بھی مباہلہ کی دعوت دی گئی تھی اور بھٹو کو بھی مباہلہ کی دعوت دی گئی تھی اور اس شان کے ساتھ خدا نے وہ مباہلہ پورا کیا کہ اب وہ بیٹھے پیٹتے رہ جائیں جو ہو چکا ہو چکا، اس کو کالعدم قرار نہیں دے سکتے۔ بھٹو کے تعلق میں میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے حوالہ سے بیان کیا تھا کہ اگر یہ وہی شخص ہے جس کے متعلق الہام میں بتایا گیا تھا کہ گویا جماعت پر کتے مسلط کئے جائیں گے تو پھر اس کے حق میں یہ الہام ضرور پورا ہوگا کہ كَلْبٌ يَمُوتُ عَلٰى كَلْبٍ کہ ایک کتے کے بعد دوسرا کتا مرے گا۔ ایک تو یہ بھی ہے جس میں دراصل ایک اور آنے والے کتے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عجیب رنگ میں سمجھائے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جس کے تعلق میں یہ اعلان کیا جارہا ہے وہ ۵۲ سال کی عمر سے پہلے نہیں مرے گا۔ جب وہ باون سال میں داخل ہوگا تو جب تک وہ ۵۲ سال کے اندر ہے اس عرصہ میں وہ ہلاک کیا جائے گا اور باون سال اس پر پورے نہیں ہو سکیں گے۔ یہ دعویٰ تھا جس کو میں نے اسی الہام کے حوالہ سے کھول کر ساری قوم کے سامنے پیش کیا تھا اور قوم مطلب سمجھ گئی۔ چنانچہ مختلف اخبارات سے اور خصوصاً ملاؤں کی طرف سے حکومت پر زور دیا جاتا رہا کہ ہم آپ سے زیادہ مخالف ہیں ان کے لیکن بھٹو آپ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس کے باون سال میں داخل ہونے سے پہلے تو آپ اس کو نہیں مار سکے مگر ایک سال انتظار کرلیں۔ جب باون سال پورے ہو جائیں گے تو پھر مارنا تاکہ ہم کھلم کھلا اعلان کر سکیں کہ احمدیت جھوٹی نکلی اور حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔ اتنا زور دیا گیا، ہر اخبار نے بار بار حکومت کی منتیں کیں مگر خدا کی تقدیر کے سامنے کسی کی کچھ پیش نہ گئی۔ آخر اسی ایک سال کی مدت میں جو باون کا سال تھا اس کی موت اس طرح واقع ہوئی کہ اس وقت کی فوج نے اس مخفی کارروائی کا نام بلیک ڈاگ آپریشن (Black Dog Operation) رکھا۔ اب یہ دیکھیں کہ کیسے یہ انسان کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔ سو فیصد لازماً یہ اللہ تعالیٰ کی کارروائی تھی۔ اور پھر وہ نام کس احمدی نے تجویز کیا تھا۔ بلیک ڈاگ آپریشن اس کا نام رکھا گیا اور باون سال کی عمر کے اندر ہی اسے پھانسی پر چڑھادیا گیا۔ پس یہ اللہ کی شان ہے کہ مباہلہ اس رنگ میں پورا ہوا کرتا ہے کہ جیسے دن کو سورج چڑھ جائے اس طرح جماعت احمدیہ کی صداقت کا سورج ہر ایک آنکھ پر طلوع ہو جاتا ہے سوائے اندھوں کے۔

حضور نے کراچی والے مباہلہ کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے علماء کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ میں ساری دنیا کی جماعتوں کا سربراہ ہوں اور میرا کام یہ نہیں ہے کہ ہر للو پنجو کو جو مباہلہ چیلنج کرے اس کا مباہلہ قبول ہی کروں یا اسے جوابی چیلنج دوں لیکن پتہ نہیں کیوں لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ واقعہ یہ ہوا کہ دو مربی صاحبان نے بظاہر ایک مخالف کے جال میں پھنس کر مباحثہ میں اس کو بلوالیا۔ وہ پہلے سے ارادہ لے کر آیا تھا کہ مباحثہ کے دوران اچانک میں مباہلہ کا چیلنج پیش کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ مجھ پر ہرگز لازم نہیں تھا کہ اس کے چیلنج کو من وعن قبول کرتا۔ اگر کرنا بھی تھا تو اس پر قدغن لگائی جاتی کہ تم اپنے پیچھے قوم کے رہنما بتاؤ کون تمہاری تائید میں ہیں کون تسلیم کرتا ہے کہ ہاں اگر تم ہار جاؤ تو ہم احمدیت کی فتح کو تسلیم کرلیں گے مگر ان سب باتوں سے قطع نظر ہمارے دو بھولے بھالے مربیان نے اس کا مباہلے کا چیلنج نہ صرف قبول کر لیا بلکہ میرا چیلنج اس کو دے دیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان کو کوئی حق نہیں تھا کہ یہ کام کرتے مگر میں کہتا ہوں کہ وہ احمدی فوج کے لڑنے والے ہی تھے اس لئے انہوں نے تسلیم کر لیا تو میں بھی تسلیم کرتا ہوں اور اس پہلو سے میں اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کر چکا ہوں۔

اس کے بعد حضور نے اس مباہلہ کے بعض نکات پیش فرمائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ مباہلہ کرنے والا دراصل اس مباہلے کے دوران ہی جھوٹا ثابت ہو چکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے بڑے واشگاف الفاظ میں احمدیت کے دعاوی دشمن کے سامنے رکھے تھے اور کہا تھا کہ ایک ایک کے متعلق یہ اعلان کرو کہ یہ جھوٹا دعویٰ ہے، یہ جھوٹا دعویٰ ہے۔ اس نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا اور جو الفاظ ہیں وہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے معاندین یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ یہ عقائد رکھتی ہے۔

☆...... یہ جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی خدا تھے۔ اس پر حضور نے **لعنة الله على الكاذبين** فرمایا۔ اور تمام احباب سے فرمایا کہ آپ بھی **لعنة الله على الكاذبين** کہیں۔ جس پر سب نے بلند آواز میں **لعنة الله على الكاذبين** کہا۔ حضور نے فرمایا آج ایک کروڑ داخل ہونے والوں کے علاوہ جب سے جماعت بنی ہے کروڑہا احمدیوں میں سے ایک احمدی بھی ایسا نہیں جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا کہتا ہے یا خدا تسلیم کرتا ہے۔

☆...... دوسرا دعویٰ: وہ خدا کا بیٹا تھے۔ **لعنة الله على الكاذبين**۔ اور پھر یہ دعوے ایک دوسرے کو بھی جھٹلا رہے ہیں۔ خدا تھے تو خدا کا بیٹا کیسے ہو گیا۔ یہ مولویوں کا پاگل پن ہے۔ یعنی پاگل پنوں میں سے ایک پاگل پن ہے۔ ☆...... ایک اور دعویٰ: خدا کا باپ بھی تھے۔ حضور نے فرمایا اس پر تو لعنت سے زیادہ اناللہ پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ ☆...... پھر یہ خوفناک دعویٰ کہ تمام انبیاء سے بشمول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم افضل و برتر تھے۔ حضور نے فرمایا کوئی احمدی ساری دنیا میں اس دعویٰ کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا۔

☆...... پھر کہتے ہیں ان کی وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کوئی حیثیت نہیں **نعوذبالله من ذلك۔ لعنة الله على الكاذبين**۔

☆...... ان کی عبادت کی جگہ عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے۔ یعنی ہر احمدی مسجد خانہ کعبہ کے برابر ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ **لعنة الله على الكاذبين**۔ ☆...... قادیان کی سرزمین مکہ مکرمہ کے ہم مرتبہ ہے۔ ☆...... قادیان سال میں ایک دفعہ جانا تمام گناہوں کی بخشش کا موجب بنتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہمارا تو دعویٰ یہ ہے کہ دنیا میں کسی مقدم مقام پر جانا بخشش کا موجب نہیں بنا کرتا۔ تقویٰ ہے جو بخشش کا موجب بنتا ہے۔ اگر تقویٰ لے کر جاؤ گے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ اگر تقویٰ کے بغیر جاؤ گے تو پھر اس کی مرضی ہے چاہے تو بخش دے چاہے تو سزا دے۔

☆...... اور حج بیت اللہ کی بجائے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہی حج ہے۔ **لعنة الله على الكاذبين**۔

ان الزامات کے علاوہ حسب ذیل نہایت مکروہ الزام بھی جماعت احمدیہ پر لگائے جاتے ہیں:

☆...... احمدیوں کا کلمہ الگ ہے اور مسلمانوں والا کلمہ نہیں۔ **لعنة الله على الكاذبين . لا اله الا الله محمد رسول الله**۔

☆...... جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

☆...... احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کا خدا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

☆...... قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ وہ ملائکہ نہیں جن کا قرآن و سنت میں ذکر ملتا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

☆...... قادیانیوں کے رسول بھی مختلف۔ ☆...... ان کی عبادت بھی اسلام سے مختلف۔ ☆...... ان کا حج بھی مختلف۔ ☆...... غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت سے جدا اور الگ ہیں

ان سارے الزامات کا ذکر کر کے میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ یہ سارے الزامات سراسر جھوٹے ہیں اور کھلم کھلا افتراء ہیں۔ ان میں ایک بھی سچا نہیں۔ اور **لعنة الله على الكاذبين**۔ آخر پر خدا کی لعنت جھوٹوں پر ڈالتا ہوں۔ میں نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ اگر یہ باتیں جھوٹ ہیں جیسا کہ جھوٹ ہیں یعنی مولویوں کے الزام تو پھر تو اے خدا جماعت پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما۔ اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کر دے۔

حضور نے فرمایا کہ آج ساری دنیا سے آنے والے گواہ ہیں کہ خدا کی قسم جماعت احمدیہ کی سچائی سب دنیا پر روشن ہو چکی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر دشمن کے یہ الزامات سچے ہیں تو ہم پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور ذلت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے اپنے عذاب کی چکی میں پیس تاکہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ ہے۔ یہ سب عجائب کام ہیں جو تو دکھلاتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے یہ بات کھول رہا ہوں کہ صرف یہ ایک سال اس مباہلہ کرنے والے کو جھوٹا ثابت کر دے گا۔ کیونکہ اس سال جماعت کو مٹنا چاہئے تھا۔ بجائے مٹنے کے یہ اور بھی زندہ ہو گئی۔ زندہ سے زندہ تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ پس ان سب کی تعلیات الٹی ان پر پڑتی ہیں۔ ہمیں ان کی کوئی بھی پرواہ نہیں۔ آئندہ کے لئے میری نصیحت یہ ہے کہ اس معاملے کو خدا پر چھوڑ دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ دن بدن جماعت ترقی پر ترقی کرتی چلی جائے گی اور ہر سال خواہ کوئی مباہلہ قبول کرے یا نہ کرے اس کے اوپر ہماری طرف سے یہ لعنت کا انبار بڑھتا ہی چلا جائے گا اور اللہ کرے گا تو ایسا ہی ہوگا اور ہم میں سے جو زندہ رہیں گے وہ سب اس کو دیکھیں گے۔ **(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)**

بشکریہ الفضل لندن

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

Computrised Composing & Designing By
Krishan Ahmad, Misbahuddin,Syed Ejaz Ahmad